نغماتِ عاصمؔ

[شعری مجموعہ]

ازقلم

قائد اہل سنت

سید محمد اشرف اندرابی قادری عاصمؔ رح

تدوین و تحقیق

ڈاکٹر تنویر حیات

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

نغماتِ عاصمؒ

قائد اہل سنت جموں وکشمیر

از قلم سید محمد اشرف اندرابی قادری

سرپرست اعلیٰ شاہ ہمدان میموریل ٹرسٹ پانپور کشمیر انڈیا

سجادہ نشین درگاہ اندرابیہ قادریہ

مہتمم اعلیٰ و بانی دار العلوم غوثیہ ہمدانیہ و مدرسۃ البنات مونگھامہ پلوامہ کشمیر

اُفق سے دور حدودِ نظر سے کچھ آگے
ملے ہیں مجھ کو نشانات اپنی منزل کے
[عاصم اندرابی]

مرتب

ڈاکٹر تنویر حیات (ایڈیٹر المصباح)

غوثیہ ہمدانیہ مدرسۃ البنات مونگھامہ پلوامہ

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : نغماتِ عاصمؔ

مصنف : علامہ سید محمد اشرف اندرابیؒ

مُرتب : ڈاکٹر تنویر حیات

صفحات : 112

سالِ اشاعت : 2022ء

تعداد : 500

قیمت : 130 روپے

ناشر

غوثیہ ہمدانیہ مدرسۃ البنات مونگھامہ پلوامہ

آمدم بر سرِ مطلب

حضرت علامہ اندرابیؒ کا ذوقِ سخن

مولانا شوکت حسین کینگ

مولانائے مرحوم کو عربی، فارسی، اُردو اور کشمیری بلکہ پنجابی بقدرِ ضرورت انگریزی زبانوں پر حیرت انگیز عبور تھا۔ عربی میں آپ کا فاضل جامعہ عربیہ و فاضل دیوبند ہونے کے ساتھ ساتھ فاضل ثلاثہ پنجاب یونیورسٹی تھے۔ گیارہویں جماعت تک انگریزی میں خاصا عبور تھا انگریزی زبان میں غیر معمولی شغف کے پس منظر میں قانون کی ڈگری پاس کرنے کے متمنی تھے۔ فارسی زبان تو گھر کی دوسری زبان تھی البتہ پلوامہ کے جیّد فارسی استاذ و عالمِ السنۃ جناب پنڈت مہادیو دیورام جو کی صحبت میں فارسی کا گہرا ذوق حاصل کیا۔ پنڈت جی موصوف کو ایران و برصغیر کے قدیم فارسی شعراء کے کلام پر زبردست دسترس حاصل تھی۔ انہوں نے شاعرِ مشرق علامہ اقبال کے بعض اہم اشعار کے متعلق رائے ظاہر کی تھی کہ حکیم الامت نے بطورِ استفادہ یہ اشعار نقل کئے ہیں۔ چنانچہ میں نے چند سال قبل کشمیر کے مشہور ماہرِ اقبالیات جناب سلطان الحق شہیدیؔ کے نام ایک بسیط مکتوب میں تفصیلاً اس کا ذکر کیا ہے۔ یہاں اس کا اعادہ کریں گے تو موجودہ بزعمِ خود ماہرین اقبالیات دشنام طرازی کے بغیر اور کوئی جواب نہیں دیں گے۔ حالانکہ حضرت مولانا اندرابیؒ نے علامہ اقبالؒ کا سارا کلام نہ صرف پڑھا تھا بلکہ ازبر کیا تھا اور برمحل سناتے تھے اور اُن کی خداداد صلاحیتوں و تحقیقات کے معترف تھے۔

علامہ اقبال کے مُعاصر مولانا ظفر علی خان صاحبؒ کے سینکڑوں اشعار حفظ تھے۔ اور جانشین علامہ شبلی نعمانی مرحوم جناب علامہ اقبال سہیل کے کلام کے

زبردست قدردان تھے خصوصاً اِن منظومات کے جو حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شان میں انشا کیئے گئے تھے۔

نغماتِ عاصم پیشِ نظر کلیاتِ مرحوم میں درج استقبال رمضان المبارک میں جو یہ نظم ہے

ای ماہِ ارباب یقین خوش آمدی خوش آمدی
فصلِ بہار مومنین خوش آمدی خوش آمدی

ہے۔ حضرت نے علامہ اقبال سہیل خان صاحب کی مشہور نظم (درشان مولانا مدنیؒ) ہے

ای سایہ ات بالِ ھُما خوش آمدی خوش آمدی
اہلاً و سہلاً مرحبا خوش آمدی خوش آمدی

کی تتبع میں متاثر ہو کر لکھی۔

آخری ایام میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلویؒ اور حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ صاحبؒ گولڑویؒ کا نعتیہ کلام وردِ زبان تھا۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب غلبہ کیا تھا شعراء عرب بالخصوص درباب سبع ملقات اور متنبی وابوتمام کا کلام بھول گئے۔ صرف حضرت سیدنا حسانؓ بن ثابت ودیگر اکابر صحابہ کرام واہل بیت خاص کر کلام حضرت سیدنا علی مرتضیٰؓ، حضرت غوث الاعظمؒ و حضرت علامہ ابن الفارض، ابن حجر عسقلانیؒ وامام شافعیؒ وحضرت امام یافعیؒ کے مبارک کلام سے شغف رہا۔ قرآن وحدیث کے بعد خطبات نہج البلاغۃ (بعض مقامات پر شبہ ظاہر کرنے کے باوجود مکمل نسخہ شرح حضرت علامہ شیخ محمد عبدہٗ مفتی دیارِ مصرؒ)، خطباتِ حضرت غوث الاعظمؒ کے اکثر اقتباسات علمی محافل ومجالسِ وعظ میں سناتے تھے کہ اندازِ بیان سے سامع دنگ رہ جاتا تھا۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کا نثر بحوالہ الہلال و

البلاغ و تذکرہ و خطباتِ آزاد و غبارِ خاطر (ایک دفعہ مطالعہ کے بعد) گوشہ حفظِ جا گزین ہوا تھا۔

پاکستان میں احباب کے شدید اصرار پر بعض مقامات پر پنجابی زبان میں خطبہ دیتے تھے اور ساتھ ہی حضرت سلطان باہو حضرت بُلّے شاہ، حضرت شاہ بھیک اور حضرت میاں محمد صاحب سیف الملوک کے اشعار بر محل پڑھتے تھے۔ اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے کلام (پنجابی) سے اِن تقاریر کو مزین کرتے تھے۔

حضرت شاہِ ہمدانؒ، حضرت شیخ العالمؒ کا کلام بلاغت نظام روحانی غنا تھا۔ حضرت جامع الکمالات شیخ یعقوب صرفیؒ، حضرت شیخ الاسلام علامہ بابا داؤد خاکیؒ، حضرت خواجہ حبیب اللہ نوشہریؒ اور حضرت شیخ الاسلام والمسلمین شیخ اکمل الدین مرزا محمد کامل بیگ خان بدخشیؒ کے منظوم کلام پر خاصا علم تھا۔

شاہ نامہ فردوسی، گلستانِ سعدی، پنج گنج نظامی، دیوانِ حافظ و حضرت امیر خسروؒ و کلامِ حضرت جامیؒ کے ساتھ طبعی مناسبت تھی ایک دفعہ جامیؒ کا یہ شعر ؎

روئے مجنون براں زمین اولیٰ
کہ بود ہائے ناقۂ لیلیٰ

پڑھ کر سنایا۔ اندازِ سماعت ایسا تھا کہ مجلس کا رنگ بدل گیا۔ کشمیری شعراء کے کلام سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی لیکن ایک دفعہ مشہور صوفی شاعر سوچھ کرال کا ایک واقعہ بحوالہ مابین گفتگو حضرت پیر عمر شاہ صاحب بوگام و حضرت شاعر مشرق علامہ اقبال کا سنایا۔ تو ہماری بات حضرت الاستاذ امیر شریعت علامہ محمد قاسم شاہ صاحب بخاریؒ سن کر ورطۂ حیرت میں پڑ گئے۔

معاصر شعراء میں حضرت پیر عزیز اللہ صاحب حقانیؒ (ماضی قریب کے لحاظ سے) کے بعد جناب قبلہ سید مبارک شاہ صاحب، فطرت کاشمیری، حضرت علامہ میر

شمس الدین حیرتؔ کاملی، جناب محمد امین صاحب درابو داراب کاشمیری، جناب پیرزادہ غلام حسن صاحب قادری انقلابؔ پانپوری، جناب میر غلام رسول صاحب نازکی اور جناب سید میر شمس الدین اندرابی غمگین و ضیغم کاشمیری پروفیسر محمد طیب صدیقی، شعراءِ کشتواڑ میں کامگار صاحب، عشرت کاشمیری (کشتواڑی) اور غلام رسول صاحب نشاط کے کلام کو داد دیتے تھے۔

راقم الحروف نے کبھی بھی آپ کے کتب خانہ (پیش نظر) میں ذوقؔ، مومن خان مومنؔ اور دیوانِ غالب (فارسی یا اُردو) کا کوئی نسخہ نہیں دیکھا مگر جب آپ ان تینوں شعراء کا کلام برمحل استعمال کرتے تھے تو اس حافظہ پر رشک آتا تھا۔

مسدسِ حالی کے آخر میں خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم نے جو استغاثہ بہ دربارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا ہے جب پڑھتے تھے تو آنکھیں اشکبار ہوتی تھیں۔ وعظ و تبلیغ میں حضرت مولانائے رومؒ کے سینکڑوں اشعار مختلف موقع پر مختلف موضوعات کے تناظر میں جب پڑھتے تھے تو عوام کیا خواص اور مختلف مکاتبِ فکر کے اربابِ علم و دانش بے خود ہوجاتے تھے۔ انجمن تبلیغ الاسلام جموں و کشمیر کے ایک سالانہ اجتماع (بمقامِ بارہمولہ) زیرِ قیادت حضرت امیرِ شریعت علامہ سید محمد قاسم شاہ بخاریؒ کے اختتامی نشست بعد نماز جمعۃ المبارک بارہمولہ چوک میں جب دورانِ خطاب حضرت صدیق اکبرؓ کے شان میں دفتر ششم مثنوی شریف کے اشعار انقلابی انداز میں پڑھے اور تصدیق رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس کے تقاضات کا انوکھا موضوع بیان کیا تو تقریباً چار ماہ تک بقول حلقہ احباب شمالی کشمیر اس کا چرچا رہا۔

آپ نے دورۂ حدیث سے قبل جامعہ عربیہ گوجرانوالہ میں فراغت کے بعد شعر وشاعری کا باضابطہ آغاز کیا تھا اور مختلف مشاعروں میں شرکت فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ دیوبند جانے سے قبل لاہور کے اُس مشاعرہ میں جس کی صدارت شاعرِ اسلام شاہنامہ

اسلام اور ترانۂ پاکستان کے خالق جناب حفیظ جالندھری مرحوم و مغفور کر رہے تھے میں اپنا کلام سنایا تھا تو حفیظؔ جالندھری بایں جلالت چونک اٹھے تھے اور داد دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''کاکا! اس عمر میں یہ کلام''۔ لیکن دورۂ حدیث کی تکمیل کے بعد یہ جوش حضرت امام شافعیؒ کا یہ شعر پڑھ کر ٹھنڈا پڑ گیا ؎

ولو لا الشعر بالعلماء یُزری
لکنت الیوم اشعر من لبیدٖ

کشمیر میں اقامت ثانی (۱۹۵۲ء) کے بعد گاہے گاہے قلم اٹھاتے تھے۔ اور محفوظ رکھنے میں کفایت کر جاتے تھے۔

مولانا اسمٰعیل اور تقویۃ الایمان تصنیف حضرت علامہ شاہ ابوالحسن زید مجددی فاروقی ازہری سابق سجادہ نشین درگاہ مظہریہؒ معروف بہ خانقاہِ حضرت شاہ ابوالخیر دہلیؒ میں حضرت زید کے وہ اشعار جو انہوں نے متنبی قادیاں مرزا غلام احمد قادیانی کے ردّ میں اِنشاد فرمائے ہیں پڑھ کر فرمایا دیکھو حضرت زیدؔ اس میدان (شعر و شاعری) کے بھی شہوار ہیں۔ بعد میں جب مقامات خیر کا مطالعہ کیا ہمیشہ مدح سرائی کرتے رہے۔

فرماتے تھے کہ مولانا عبدالقادر آثم ملارٹیؒ نے جو مرثیہ حضرت علامہ کشمیری کا لکھا ہے، وہ بے نظیر و بے مثال ہے۔ خانوادہ اندرابی کے چشم و چراغ حضرت علامہ سید میرک شاہ صاحب اندرابی ثم لاہوری (شاگردِ رشید حضرت علامہ انور شاہ کشمیری) کی عربی شاعری کے مداح تھے۔ موصوف نے حضرت شاہ صاحب محدث کشمیری اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی کا جو مرثیہ عربی میں لکھا ہے۔ وہ ان کی عربی دانی کا زندہ جاوید ثبوت ہے۔ اور علمِ عروض کی مشہور کتاب محیط الدایرہ پر ان کا عربی زبان میں حاشیہ ماشاءاللہ۔

جناب آثم ملارٹی کے قصیدۂ وردِ افغم در مدحِ غوث اعظمؒ کو حکیم اہل سنت حکیم

محمد موسیٰ امرتسریؒ مرحوم کے سپرد کیا تھا تاکہ ترجمہ و شرح شائع ہو جائے مگر حکیم صاحب مرحوم کو جلد عالمِ بقا کی جانب سفر کرنا پڑا۔

فرماتے تھے کہ ہر درسِ نظامی کے فارغ التحصیل میں یہ صلاحیت ودیعت ہوتی ہے کہ وہ بہترین شاعر بن جائے۔ مگر حضرت امامِ شافعیؒ نے باوجود صاحب دیوان شاعر جو یہ شغل منافی قرار دیا ہے۔ یہ لوگ اس صلاحیت کو ضائع کر دیتے ہیں۔

حضرت علامہ سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاریؒ نے جب قصیدہ ورد المریدین (فارسی) در مدحِ حضرت سلطان العارفین شیخ حمزہ مخدوم کشمیریؒ تصنیف حضرت شیخ الاسلام علامہ بابا داؤد خاکیؒ کو منظوم (عربی) قالب میں ڈالا۔ تو جلد دوم کا پیش لفظ تحریر فرما کر اس کے نسخہ جات پاکستان میں تقسیم کیے۔

غرض یہ داستان خاصی طویل ہے۔ اگر ضبطِ تحریر کروں تو ایک ضخیم کتاب معرضِ وجود میں آئے گی۔ میں عزیز محترم نور چشم جناب ڈاکٹر محمد تنویر حیات (جو بلند پایہ ادیب، صاحبِ طرز انشا پرداز اور ہمہ جہت علمی صفات کا صحافی بھی ہے) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے حضرت علامہ اندرابی کا یہ کلام محفوظ کر کے گراں قدر علمی و ادبی خدمات انجام دی اور مجھے تقریظِ جمیل تحریر کرنے کی دعوت دی۔ صرف دو واقعات سے قارئین کرام حضرت علامہ سید محمد اشرف صاحب اندرابی موصوف کے نثر نگار و شاعرِ پُر ہنر ہونے کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے ایک دفعہ معارف میں حضرت سید صباح الدین عبدالرحمٰن کے دورِ ادارت میں ایک مضمون معارف کے لیے لکھا۔ بعد اشاعت مجلس ادارت معارف نے آپ کو خط لکھا کہ اگر آپ مستقل مضمون نگار کی حیثیت سے یہ قلمی سفر جاری رکھیں گے تو ادارہ معاوضہ کی بھی پیش کش کر رہا ہے۔ یہ خط موصوف اندرابی صاحب کے کاغذات میں موجود تھا۔ کشمیر میں طرحی مشاعرہ بر مصرعہ ''مجھے آہ و فغانِ نیم شب کا پھر پیام آیا'' پر اوّل آنے پر بھی دہلی اور سرینگر کے

اخبارات ورسالہ جات کے اربابِ انتظام نے بھی معاوضہ کی پیش کش دہرائی تھی۔ اور وہ عظیم معرکہ تھا کہ جناب پروفیسر جگن ناتھ آزادؔ سے نظم ارسال کی لیکن ساتھ ہی اس کو مقابلہ میں شامل نہ کرنے کی گذارش کی تھی جسکا یہ شعر زبانِ زدعام ہوا ؎

میرے حق میں کہا اقبال نے حالیؔ جنت میں
یہی اِک کافر ہندی مسلمانوں کے کام آیا

اور مجھے اعتراف ہے کہ مولانا حکیم غلام نبی صاحب (فاضل دیوبند) سابقِ امیر جماعت اسلامی جموں وکشمیر خود اعلیٰ پایہ کے اُردو ادیب تھے نے ایک دفعہ آپ کو ''اذان'' میں لکھنے کی دعوت دی۔ قبلہ اندرابی صاحب نے فرمایا کہ کیا لکھوں تو حکیم صاحب نے وسعتِ قلبی کا مظاہرہ کرکے فرمایا کہ ہمارے خلاف......... تاکہ آپ کے قلمی نقوش محفوظ رہیں۔

اس لیے میں نے احتراماً وتعظیماً حضرت الاستاذ کے کلام پر رائے زنی سے احتراز کیا کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ کہ یہ میرے بس کی بات نہیں اور ذرۂ بے مقدار آفتابِ علم وفضل کے متعلق کیا رائے دے سکتا ہے۔

ننگِ اسلاف

(مولانا) شوکت حسین کینگ

سابق پرنسپل حنفیہ عربک کالج، نور باغ سرینگر

سرپرست اعلیٰ انجمن حمایت الاسلام جموں وکشمیر

جمعۃ المبارک، ۱۵؍ذی الحجہ ۱۴۴۳ھ

۱۵؍جولائی ۲۰۲۲ء

نوٹ: یہ اقتباس مولانا شوکت حسین کینگ صاحب کی ضخیم تقریظِ جمیل کے آخری صفحات کے کچھ اقتباسات ہے۔ باقی پورا مضمون المصباح کے آنے والے شمارے میں شائع کیا جائے گا۔ انشاءاللہ (ادارہ)

حرفِ چند

ہر دور میں عظیم شخصیات نے الگ الگ میدانوں میں اپنی صلاحیتوں سے نہ صرف اپنے نام جاوداں کئے ہیں بلکہ آنے والے ادوار میں رہروان شوق کے لئے اپنے رہبرانہ نقوش چھوڑے ہوتے ہیں.لیکن علمی ودینی شعبوں میں کام کرنا بہت ہی انمول ہوتا ہے.کہیں انکی تقریروں میں اتنے جاذبیت وحرکی روح ہوتی ہے کہ سامعین میں زندگی کی چاہ مقصدیت کے ساتھ پہلا ہوتی ہے اور کہیں اُن شخصیات کی تحریروں سے جوان کے تجارب ومحسوسات کا نچوڑ ہوتی ہیں مستقبل کے ادیبوں کو راہ ملتی ہے اور اُن کے تحریری سفر کا آغاز ہوتا ہے، جو پھر فن تحریر کے شاہسوار ہوتے ہیں. آج ہمارے ہاتھوں میں جناب ڈاکٹر تنویر حیات صاحب کی عرق ریزی سے وہ اردو وکشمیری نعت گوئی کا نذرانہ کتابی صورت میں جمع ہے جو صنف نعت گوئی میں علامہ سید محمد اشرف اندرابی عاصؔم مرحوم نے عقیدتاً مختلف اوقات پر دربار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عاجزانہ پیش کیا ہے. علامہ مرحوم بہت بڑے مفکر گزرے ہیں، جو 2016ء کی ماہ اگست کو اس جہانِ فانی کو وداع کہہ گئے۔مرحوم کے نثری ادبی پارے روانی کے اعتبار سے شاعرانہ کیف وسرور کے ماحول میں اپنے قاری کو لینے کے علاوہ عالمی حالات سے جوڑ دیتے ہیں۔لیکن ایک سچے سید زادے کے روپ میں آپ کو ذاتِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت تھی،لہذا مختلف اوقات پر نہاں خانہ دل کی کیفیت خود بخود نعتیہ اشعار کی صورتیں قلم سے زیب قرطاس ہوتے تھے۔ یہ سلسلہ نعت گوئی زمانہ شباب سے ہی جاری تھا۔کبھی ہم ماہنامہ التبلیغ کے ماضی کے شماروں میں چھپا پاتے ہیں۔پھر مرحوم نے ماہنامہ المصباح میں بھی بہت سارے نعتیہ

کلام کو اپنی ادارت کے دوران زیب ماہنامہ بنایا۔ بہت سارا کلام آپکے ذاتی کتب خانہ جڈورہ پلوامہ میں بکھرا پڑا تھا۔ لیکن آپؒ کا سارا کلام ادب وفن کے تمام معیارات پر کھرا اترتا ہے۔ کہیں ایسی کوئی لغزش دیکھنے کو نہیں ملتی جو شریعت کے اصولوں کے ساتھ ٹکراتی. آپ کے عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عکاس کلام کبھی ہجر محبوب خدا کے جذبات سے پُرتاثیر ہے اور کہیں اس دور اخلاق سوز میں بھی اک آس پیدا کرتا ہے کہ ان بھیانک تاریکیوں میں بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کو اپناتے ہوئے صبح نو کی اُمید کی جاسکتی ہے۔ کہیں زمانے کی پریشان حالی کی روداد غمخوار انسانیت کو سناتے نظر آتے ہیں اور کبھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمید سے رستگاری سے دل مغموم کو سہلاتے محسوس ہوتے ہیں۔ خیر بقول اقبال

من اے میرے اُمم داد از تو خواہم
مرا یارانِ غزل خوانے ثمر دند

مرحوم عاصم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی داد و تحسین کی آس لگائے کلام لکھ چکے ہیں، لیکن اس بکھرے اثاثے کو جمع کر کے ایک تسبیح میں پرونا اور ایک مجموعہ کی صورت میں مولانا مرحوم کے عقیدت مندوں کے علاوہ ادبی حلقوں میں پہنچانا بہت ہی صبر آزما کام تھا۔ لیکن ہمارے لائق وفائق محقق ڈاکٹر تنویر حیات نے یہ بوجھ اپنے کاندھوں پر لیکر بڑا کارنامہ انجام دیا۔ اس کاوش کو اللہ تعالی قبول فرمائے اور ہماری طرف سے بھی ڈاکٹر حیات حوصلہ افزائی کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اللہ ڈاکٹر صاحب کے قلمی سفر کو بلندیوں سے ہمکنار کرے۔

آپ کا دعا گو

مختار احمد تانترے

سابق سیکرٹری شاہ ہمدانؒ میموریل ٹرسٹ پانپور

اپنی بات

ڈاکٹر محمد تنویر حیات

آواز اچھی ہو، سُر بی بہت اچھا ہو، موسیقی کے تمام ضوابط بھی آتے ہوں، پھر بھی نعت نہیں ہوتی۔ نعت کے لئے وہ جذبہ چاہیے جو اندر سے اٹھتا ہے۔ وہ جذبہ موجود نہ ہو تو نعت نہیں کہہ سکتے۔ میں ادب کا طالب علم ہوں۔ انگریزی، فارسی اور اردو ادب دیکھا ہے۔ بڑے بڑے شاعر جنہیں سب کچھ آتا تھا، نعت کا ایک شعر بھی نہیں لکھ سکے۔ اور وہ لکھ گئے جنہیں اپنے دور میں چھوٹا شاعر کہا جاتا تھا۔ آج دنیا میں اگر شہرت ہے کسی کے کلام کی تو وہ امام بوصیریؒ ہے۔ میں بلا جھجک کہہ سکتا ہوں کہ امام بوصیریؒ کا قصیدہ بردہ نعت کا اسوہ حسنہ ہے۔ اتنا بڑا نعت، اتنی بڑی نعت اور پھر اتنی لمبی نعت۔ دو چار شعر ہو جائے غزل سات نو شعر کی ہو جاتی ہے تو ایک دو شعر ہی بیت غزل بنتے ہے۔ باقی بھرتی ہوتی ہے۔ کوئی شاعر نہیں ہے جو بھرتی نہیں کرتا۔ لیکن امام بوصیریؒ کے بارے میں ڈاکٹر زکی مبارک جو بہت بڑا نقاد ہے اُس نے کہا ہے کہ میں نے 161 شعر میں ایک شعر بھی بھرتی کا نہیں دیکھا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ یہ لوگوں کو سنانے کے لئے نہیں کہی جا رہی تھی۔ یہ اپنی روداد قلبی بیان ہو رہی تھی۔ جب اپنا ذوق جوان ہو جائے تو پھر نعت کہی جاتی ہے۔ نعت صرف عروض و قوافی کا نام نہیں ہے کہ عروض کی بحریں یاد ہے تو شعر کہہ دیا۔ شعر کہنے والے تو بہت کہتے ہیں۔ حضرت حسان بن ثابتؓ بھی اپنے دور کے بڑے شاعر نہیں

تھے۔ یہ میں بڑے اعتماد سے کہہ رہا ہوں۔ عرب میں اکاس کا میلہ لگتا تھا، جہاں شاعری کے سالانہ مقابلے لگتے تھے۔ شاعری کا یہ مقابلہ دیکھنے پورا عرب اکٹھا ہوتا تھا۔

حضرت حسان بن ثابتؓ جاہلی دور میں اس مقابلے میں شریک ہوئے اور ایک خُنثہ شاعرہ سے ہار گئے تھے۔ یعنی اگر شاعری کی نسبت دیکھنی ہے تو یہ تھی۔ لیکن جب دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے پذیرائی ملی تو شاعرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہلائے۔ بات صرف اتنی ہے کہ اس دربار میں قبولیت کی سند کون پاتا ہے۔ اگر یہ سند مل جائے تو پھر شعر اپنی قیمت خود منوالیتا ہے۔ ہم تو ایسے بھی شاعروں کو جانتے ہیں جن کا ایک ایک شعر نعت کا ہے اور وہ زندہ ہے۔ علامہ احمد جامؒ بہت بڑے صوفی تھے۔ علامہ عبدالرحمٰنؒ نے ان کے نام کی نسبت سے اپنے آپ کو جامی کہا ہے۔ اندازہ لگایئے کہ وہ کس مقام پر ہونگے کہ جامی فخر کرتے ہیں جام سے جامی بنانے میں۔ علامہ احمد جامؒ کا صرف ایک شعر ہے:

حاصل عمر نثارِ رہ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

صورتحال تو یہ ہے کہ نعت توفیق ہے جس سے ملتی ہے۔ یہ بارگاہ ایزدی سے انعام ہے جس سے ملتا ہے۔ شاعر شعر بحر دیکھ کے کہتا ہے۔ کسی منظر کی تصویر کشی کرتا ہے۔ لیکن نعت کہنے والا اپنے دل کو دیکھتا ہے۔ وہ دل جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسند نشین ہے، وہ پہلے انہیں اپنا محبوب بناتا ہے۔ مسند نشینی کیلیئے التجا کرتا ہے اور پھر اپنے دل کو دیکھ کے نعت کہتا ہے۔ نعت تو سراپا ذاتی مسئلہ ہے، اپنے اندر کا رخ ہے جو دکھایا جاتا ہے۔

حضرت علامہ سید محمد اشرف اندرابی عاصمؒ سے میرا بہت پرانا تعلق ہے۔ بہت دیر سے ان کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہے۔ اندرابی صاحب مرحوم ان قدموں پر آگے بڑھے ہیں جو قدم دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں۔ ان کے اندر رسول اللہ صل وسلم کی یاد تھی۔ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے دل میں مسند نشیں تھا۔ اس کا عکس ان کی شاعری میں نظر آتا ہے۔ حضرت علامہ انتخاب اچھا کرتے تھے۔ جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہی کائنات کا منتخب ہو تو انتخاب خود بہت اچھا ہو جاتا ہے۔ ان کا مقام دیکھ کے اگر نعت کہی جائے تو انتخاب خود ہو جائے گا۔ جب سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور یہی تصور لے کے نعت کہی جائے تو پھر نعت خود اپنا قیمت منوالیتا ہے لوگوں کے دلوں میں اتر جاتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار پوچھا ہے کہ اے ابوبکرؓ تو ہر بات پر مجھ پر قربان ہو جاتے ہو، آخر وجہ کیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے صرف ایک جملہ عرض کیا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "هل انا و مالی الا بك یا رسول الله صلی الله علیه وسلم" یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتا دیجئے کہ میں اور میرا مال آپ کے بغیر کیا ہے؟ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہے۔ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات ہے۔ جو یہ خیرات اپنی آواز کو بھی خیرات سمجھ لے اور لفظوں کو بھی ان کی دین سمجھ لے، تو یقین کیجئے وہ نعت کہے گا تو مرحوم اندرابی صاحب کی طرح ہی کہے گا۔ یہ اثر آئے گا اور لوگوں تک پہنچے گی۔ لوگ نعت سنتے ہیں اور دیکھتے ہے کہ اس نعتیہ کلام کے اندر کیا ہے، احترام کتنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کتنی ہے اور اس نسبت کی پاسداری کتنی ہے۔ یہ ہے جو نعت کا سارا کینوس بنتا ہے۔ یاد رکھئے گا کہ نعت کی توفیق ہی نہیں ملتی

جس کے اندر یہ کینوس پیدا نہیں ہوتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے واپس آ رہے تھے۔ اونٹنی پر سوار تھے۔ صحابہ کبارؓ سے فرمایا کہ میرا حسانؓ کہاں ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا پیچھے ہے۔ فرمایا بلاؤ۔ حضرت حسانؓ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پیچھے اونٹنی پر سوار ہو جاؤ۔ حضرت حسانؓ ساری عمر اس بات پر فخر کرتے رہے کہ " کُنت ردفا النبی ﷺ "یعنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف بن کے بیٹھ گیا۔

یعنی حضرت حسانؓ نے اپنے آپ کو ردیف کہا ہے۔ اونٹنی چلنے لگی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسانؓ خاموش نہ بیٹھو، کچھ پڑھو۔ حضرت حسانؓ فرماتے ہے کہ میں نے شعر پڑھنے شروع کر دیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسانؓ مجھے پتہ ہے کہ

تیری آواز بھی اچھی ہے۔ اس لئے عام آواز میں نہ پڑھو، اچھی آواز سے پڑھو۔ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اچھے شعر بھی پسند کرتے تھے اور اچھی آواز بھی سنتے تھے۔

صحابہؓ نے حسانؓ سے پوچھا، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ردعمل کیا تھا؟ حضرت حسانؓ فرماتے ہے کہ کچھ کچھ وقفہ کے بعد آپؐ اپنا دست مبارک پیچھے کرتے اور مجھے تھپکی دیتے تھے۔ میرے دوستو ایک تھپکی کائنات کی سب سے بڑی جائداد ہے۔ سب سے بڑا انعام ہے جو مل گیا۔ حضرت حسانؓ نے اس کے بعد ایک عجیب جملہ کہا ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار سے تھپکی دیتے ہی تھے، جس اونٹنی پر ہم بیٹھے تھے وہ اونٹنی بھی منہ موڑ موڑ کے مجھے دیکھتی تھی۔ میرے کہنے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ نعت جذبوں کا

امتحان ہے۔ یہ سفر ہی جذبوں پر کرتی ہے۔ یہ لفظوں کے سہارے نہیں چلتی ہے۔المتنبی بڑا شاعر تھے۔ایک شعر بھی نعت کا نہیں ہے۔

مسجد نبوی کے صحن میں ممبر رکھا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسانؓ کو ممبر پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرش پر بیٹھے تھے۔ حضرت حسانؓ کو مجلس کے اختتام پر صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا کرتے تھے؟ حضرت حسانؓ نے فرمایا کہ شعر تو میں تمہارے سامنے پڑھتا تھا اور دیکھتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اُن کا ردعمل کیا ہے۔ نعت کہنا سنت صحابہؓ ہے اور نعت سننا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

نعت کا مطلب ہے تعریفی اوصاف بیان کرنا، اصطلا حاً یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف محمودہ کو منظوم یا نثر کی صورت میں بیان کرنے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سیرت کی طرح نعت کا دائرہ بھی وسیع ہے۔ اس میں سیرت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ لیکن آج کل نعت کا اطلاق منظوم سیرت پر کیا جاتا ہے نثر پر نہیں۔ کشمیر میں نعت کہنے اور لکھنے کی روایت حضرت شیخ العالم شیخ نورالدین نورانیؒ سے شروع ہو کر آج تک مسلسل جاری و ساری ہے۔ ہزاروں نعت گو شعراء نے اپنا اپنا تحفہ عقیدت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ انہیں نعت گو شعرا میں ایک نام حضرت علامہ سید محمد اشرف اندرابی مرحوم کا بھی ہے۔ آپؒ نے عاصمؔ بطور تخلص استعمال کیا ہے۔ مرحوم اندرابی صاحب پلوامہ کے ایک مشہور گاؤں جڈورہ پلوامہ میں 1927ء کو پیدا ہوئے اور 9 اگست 2016ء کو وفات پا گئے۔ والد محترم کا نام حضرت سید محمد امین اندرابیؒ تھا جو کہ اپنے وقت کا ایک بڑا عارف و بزرگ شخص تھے۔ گھر کا ماحول عالمانہ اور عارفانہ تھا۔ گویا ان کا خاندان " ایں خانہ همه

آفتاب است" کے مثل تھا۔ مرحوم اندرابی صاحب نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد آپؒ محکمہ تعلیم میں بحیثیت استاد تعینات ہوئے۔ آپؒ ایک کامیاب استاد کے ساتھ ساتھ ایک معتدل المزاج مبلغ بھی تھے۔ تقریباً جموں وکشمیر کے ہرایک علاقہ میں آپؒ نے لوگوں کودین کے حوالے سے بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپؒ نے فرماتے ہے:

" میں نے اپنی تقریباً 55 سالہ تبلیغی زندگی میں اعتدال وتوسطہ کی نہج کو اپنائے رکھا، اللہ تعالی نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں یہ توفیق بخشی کہ اپنے تبلیغی سفر کا آغاز اگر چہ انفرادی طور پر کیا اور 1953ء سے لے کر 1974ء تک اکیلا اس راہ پر گام فرسائی کرتا رہا تاہم اُس قادر وقیوم اللہ تعالی کی کرم فرمائی کا شکر کس زبان سے ادا کروں جس نے میری نحیف آواز کو عشق محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سوز بخشا اور میرے بیان کو حسنِ بیان کی خوبی سے آراستہ فرما کر جموں کشمیر کے تقریباً ہر خطہ و علاقہ تک مجھے اپنے مسلک کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ (مزید تفصیلات مقالات اندرابی میں درج ہے)۔ ملنساری، انکساری، مہمان نوازی، ادب، پیار، شفقت، احترام، تبسم، اعتدال، اعتبار، مٹھاس، امداد، توجہ، دعا، دوا، اخلاص، بےلوثی، اطمنان، احتیاط، ٹھہروا، دھیمہ لہجہ، نرم مزاج، انتخابِ الفاظ، خوش خطی، مطالعہ، مشاہدہ، مسئلہ فہمی، سنجیدگی، بردباری، مردم شناسی، حافظہ، تفہیم، تدبر، تکلف، سخاوت، دیانت، ریاضت، صداقت، عبادت اور امامت، یہ وہ اوصاف اور رنگ ہیں جن سے آپؒ کی شخصیت کی تصویر روشن اور مکمل ہوتی ہے۔ علامہ سید

محمد اشرف اندرابیؒ جس طرح اردو، عربی، فارسی اور کشمیری میں غیر معمولی اور یکساں مہارت رکھتے تھے اسی طرح شاعری اور صحافت میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ سید محمد اشرف اندرابیؒ نے اردو کی ترویج و ترقی کے حوالے سے بے شمار خدمات انجام دیے۔ آپؒ 1970ء کے بعد مسلسل ریاست جموں و کشمیر کے مختلف روزناموں، ہفتواروں اور ماہناموں میں لکھتے رہے۔ آپؒ مختلف ماہناموں کے موسس اور مدیر اعلی بھی رہے ہیں، جن میں ماہنامہ تبلیغ اسلام، ماہنامہ ختم نبوت اور ماہنامہ المصباح قابل ذکر ہیں۔ جن دوسرے ماہناموں میں آپ کے مضامین چھپتے رہے ان میں ماہنامہ الاعتقاد، ماہنامہ التبلیغ، ہفتہ وار اخبار حنفی، ماہنامہ اشرفیہ، ماہنامہ الفرقان وغیرہ شامل ہیں۔ یہ مقام، یہ کمال، وسیع و عمیق مطالعہ، ان تھک محنت، شب و روز کی لگن اور خداداد ذہانت و صلاحیت کے بغیر ممکن نہیں۔ اندرابی صاحب نے مختلف نوعیت کے کام کیے لیکن اردو کی خدمت کو کبھی پس پشت نہ ڈالا بلکہ جہاں تک ہوسکا اردو کی بقا اور ترقی کیلئے سرگرم عمل رہے۔ انہوں نے اپنی ذاتی کاوش اور محنت سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ ایک عام طالب علم کو صحیح اردو لکھنے اور پڑھنے کی طرف متوجہ کرنے کے لیے مختصر مضامین تحریر کئے۔ کیونکہ نوجوان طبقہ ہی مستقبل کا معمار ہوتا ہے۔ لہذا انہوں نے شعوری طور پر ایسے طبقے کو صحیح املا کی طرف متوجہ کیا۔ آپ کے ان مضامین کا نمونہ میری آنے والی کتاب نقوش اندرابی میں دیکھا جاسکتا ہے۔ حضرت سید محمد اشرف اندرابیؒ زندگی کے آخری وقت تک ماہنامہ المصباح اردو کے مدیر اعلیٰ رہے۔ اس طرح سے آپ کی ساری زندگی اردو کی خدمت سے عبارت ہے۔

آپؒ کا سرمایہ کلام کم مگر کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے بھرپور اور

وضاحتی تکمیل کا مظہر ہے۔ حضرت علامہ سید محمد اشرف اندرابیؒ کا کلام سادگی اور اثر انگیزی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ سید محمد اشرف اندرابیؒ نے اگرچہ کم لکھا مگر ایک شاعر کی حیثیت سے بڑی بڑی بحروں میں خوبصورت اور بامعنی اشعار کہے ہیں۔ ان کے کلام میں سلاسل اور روانی جا بجا ملتی ہے۔ آپ کو سرزمین حجاز سے عموماً اور خاکِ مدینہ سے خصوصاً گہرا تعلق اور روحانی عشق تھا۔ آپ کو وہاں مرنے کی آرزو اور وہاں کی زمین میں دفن ہونے کی تمنا رہتی تھی۔ آپ کا سارا کلام آپ کے جذبات عالیہ، درد اور سوز و گداز کا آئینہ دار ہے جس میں قلب و روح کی بالیدگی عیاں ہے۔ آپ کی حمدیہ اور نعتیہ کلام کو بغور پڑھنے سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ آپ اس بارگاہ جمال میں بادل حیران بچشم گریاں حاضر ہو کر اپنی عقیدتوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔ حمد و نعت کو اپنی سانسوں میں بسا کر جدت طرازی، بے ساختگی، برجستگی و شیریں بیانی جیسی انمول صلاحیتوں کو اپنایا ہے۔ آپ لفظوں کو برتنے کا ہنر جانتے تھے۔ ہر جگہ دعا و التجاء کا لہجہ کارفرما ہے۔ اندرابی صاحب اپنے قصیدوں میں اپنے ممدوح کو اپنی نظر سے دیکھتے تھے۔ آپ کی نعتیہ قصائد میں ملک کے مسائل، اپنی قوم کی زبوں حالی اور جبر کا دکھ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے نظر آئینگے۔ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء اور ان کے مناقب بیان کرنے کو فرض تصور کرتے ہیں۔ محبت اصل ایمان ہے۔ حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کھرے کھوٹے کی کسوٹی ہے۔ اسی لیے آپ کسی شخص کے عقیدے و مسلک کو نہیں، بلکہ اس میں حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت و کمیت کو دیکھتے ہیں اور یہ گنج گراں مایہ کم ہی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ آپ علم و فضل اور عبادت و

ریاضت اور زہد و ورع کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر بے معنی اور بے کار سمجھتے ہیں، وجہ نجات تو بس حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

بہر حال اس گفتگو کو مختصر اور آئندہ کے لیے مؤخر کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اندرابی صاحب نعت گوئی میں اپنا ایک اہم اور منفرد مقام بنا چکے ہیں اور اب ہم ان کا یہ نعتیہ سرمایہ شائع کر کے اپنے سرمایہ دار ہونے کا اعلان و اعتراف کر رہے ہیں۔ میری یہی خواہش ہے کہ نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اجالا اکناف عالم میں اس طرح پھیلے کہ ہر گھر اور ہر روح اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشن و منور ہو جائے۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

نعتیہ شاعری سے متعلق یہ میری پہلی کاوش ہے۔ اگر میں اپنی اس کوشش میں کسی حد تک کامیاب ہوا تو اس کامیابی کو میرے بزرگوں اور احباب کی دعاؤں کا ثمرہ سمجھیں اور اگر ناکام ہوا اسے میری بے علمی و بے بضاعتی پر محمول کرتے ہوئے بنظر اصلاح اپنے نیک مشوروں سے سرفراز کریں تاکہ غلطیوں کی صحت مند اصلاح ہو جائے۔ پروردگار عالم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ مولائے قدیر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں میری غلطیوں کو معاف فرمائے اور میری اس کاوش کو قبول فرما کر میرے آباء واجداد اور تمام مداحانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذریعہ نجات اور توشہ آخرت بنا دے۔ آمین

سگِ اسلاف

ڈاکٹر محمد تنویر حیات

حمد

ابتدا ہوتی ہے تیرے نام سے

کلیدِ گنج علم و ہنر ہے تیرا نام
جہاں کی ظلمتوں میں نورِ سحر ہے تیرا نام

تیرے ہی نام کا غلغلہ ہے پست و بالا میں
وظیفہ ملک و جن و بشر ہے تیرا نام

جہاں کی ہر شے ہے تسبیح خواں تیری
ضیاء شمس ہے نُور قمر ہے تیرا نام

تیرا ہی نام سکون بخش ہے بیقراروں کا
سرورِ قلب ہے نورِ بصر ہے تیرا نام

تیرا ہی نام ہے سرمایۂ حیات میرا
دلیل راہ و سامان سفر ہے تیرا نام

یہ آرزو ہے کہ تیرے ذکر سے شاد کام رہوں
جہاں میں بن کے مطیعِ سیدِ انام رہوں

بشکریہ ماہنامہ تبلیغ اسلام، ستمبر ۱۹۸۴

بسمِ اللہ

تیرے ہی نام سے ہے ابتداء بسمِ اللہ
تیرے ہی ہاتھ میں ہے انتہا بسمِ اللہ

مری متاعِ حیات اس کے سوا کیا ہے
کہ وردِ زبان ہے صبح و مسا بسمِ اللہ

جنون عشق ہو کہ سرور علم و ہنر
ہر اک متاع کی ہے بہا بسمِ اللہ

خلاصہ میثاقِ الست تیرا نام
طلوع صبح ازل کی ضیا بسمِ اللہ

یہ بزم کائنات اور اس کی رعنائی
فقط ہے تیرے نام کی جلا بسمِ اللہ

تیرا ہی ذکر جمیل ہے زادِ سفر میرا
تیرا ہی نام مرا آسرا بسمِ اللہ

تو اپنے فضل سے سرفراز کر مجھ کو
ہو میری نگارش کا مدعا بسمِ اللہ

سدا ترزبان رہے خامہ خام مرا
ثنائے مصطفی ﷺ میں مولا! بسمِ اللہ

مرادِ عہد الست ہے فقط تیرا نام
طلوع صبح ازل کی ضِیا بسمِ اللہ

بشکریہ ماہنامہ المصباح، جلد: ۱، شمارہ نمبر ۱۔ جنوری ۲۰۰۴

نعت شریف

ذات تیری ہے رحمت جہاں کے لئے
اس جہاں کے لئے اُس جہاں کے لئے

وجہ تخلیق ہے وجہ تزئین ہے
اس زمین کے لئے آسمان کیلئے

تیرے رب کی قسم تجھ سا کوئی نہیں
مثل کوئی نہیں تیری شان کے لئے

تیرا پیغام ہے تا ابد روشنی
ہر زماں کے لئے ہر مکاں کے لئے

روح ایمان ہے تیرا ذکر حسین
یاد تیری ہے تسکین جان کے لئے

اور کیا؟ ماسوائے آپ کے نام کے
ہے ضمانت ہماری اماں کے لئے

کس نے پرواز کی عرش سے بھی پرے
کون زینت بنا لا مکاں کے لئے

اک فقط ذات تیری ہے آقا میرے
خاص ہے یہ شرف جسکی شان کے لئے

میرے آقا کی تو صیف جس نے بھی کی
روح نے بوسے اس کی زبان کے لئے

حق نے طٰہٰ و یٰسین نازل کئے
ان کی نعت و ثنا کے بیان کے لئے

ان کا اسم گرامی خدا کی قسم
زور و طاقت ہے ہر ناتواں کے لئے

تھام کر ان کے دامن کو عاصم کیا
ہم نے سامان اپنی اماں کے لئے

☆☆☆

نوٹ: یہ نعت شریف مجھے سید نعمان اندرابی کی وساطت سے حاصل ہوا۔ نعمان صاحب میرے شکریہ کے مستحق ہے۔ (تنویر حیات)

نعت شریف

اللہ کی عظمتوں کے تم آئینہ دار ہو

وحدت سرائے ناز کے تم راز دار ہو
دونوں جہاں کی یا نبیؐ تم ہی بہار ہو

جسکی رکاب تھام لی رُوح الامینؑ نے
اس مرکب نجیب کے تم شہسوار ہو

تم بندہ خُدا ہو لیکن اس کے ساتھ
محبوب خاص حضرت پروردگار ہو

گذرے ہو تم زماں و مکاں کی حدود سے
اللہ کی عظمتوں کے تم آئینہ دار ہو

جو مسکراؤ کھل اٹھے گلزارِ کائنات
گر چین بجبین ہو تو فضا شعلہ بار ہو

حسنِ ازل کا مطلع تاباں تیری جبین
ظلمت گہہ جہاں میں مہر نور بار ہو

واللّیل مُو سے شب نے سیا ہی لی مستعار
والشّمس رو سے رونق نصف النہار ہو

تیرا وجود زینت بزم حیات ہے
دنیائے ہست و بود کے تم شہر یار ہو
سالار انبیا ہو تم سُلطان اصفیا
پیغام حق کے اُخری سرمایہ دار ہو
کتنا بلند تیرا مقام جلیل ہے
عرش آشیاں ہو خسرو گردوں وقار ہو
تو صیف جبکہ آپ کرے رب عالمین
پھر ہم سے تیری خوبیوں کا کیا شمار ہو
عاصمؔ کی آرزو ہے تیرے در پہ جان دے
سر تیرے پاک قدموں پہ اس کا نثار ہو

☆☆☆

بحوالہ ماہنامہ تبلیغ الاسلام، جلد ۲، دسمبر ۱۹۸۵ء، شمارہ: ۷

خوش آمدید با استقبال رمضان مبارک

اے ماہِ ارباب یقین خوش آمدی خوش آمدی
فصل بہار مومنیں خوش آمدی خوش آمدی

ساعاتِ روزت پُر ضیا لمحاتِ شب ظلمت زُدا
اُمید گاہِ مُذنبین خوش آمدی خوش آمدی

ہاں اے بشیر عاشقان تنویر روئے عارفاں
تسکین جان متقین خوش آمدی خوش آمدی

داری بقرآں نسبتے بازاتِ رحماں قُربتے
رحمت نمائے عالمین خوش آمدی خوش آمدی

اے مصدر صبر و رضا وے مخزنِ جُود و سخا
فرحتِ فزائے صائمیں خوش آمدی خوش آمدی

دارم بسر سودائے تو شُد جانِ من شیدائے تو
اے مونس قلب حزیں خوش آمدی خوش آمدی

الصّوم لی[1] فرمانِ حق اجزیٰ بہٖ اعلانِ حق!
انعام تو خلد بریں خوش آمدی خوش آمدی

۱: تلمیع بحدیثِ قدسی: الصوم لی و انا اَجزی یا اُجزی۔

بحوالہ: ماہنامہ تبلیغ الاسلام، جلد ۳، شمارہ ۴، اپریل ۱۹۸۴

ہمارا آقا

باعثِ تخلیقِ عالم ہے ہمارا آقاؐ
سیدِ اولادِ آدم ہے ہمارا آقاؐ

بزمِ امکان کو سجایا گیا جس کی خاطر
وہ شہنشاہِ معظم ہے ہمارا آقاؐ

جس کو خالق نے بنایا بے نظیرو لاشریک
ہاں وہی نورِ مجسّم ہے ہمارا آقاؐ

جس کا فیضانِ نبوت ہے دو عالم پر محیط
وہی پیغمبرِ اکرمؐ ہے ہمارا آقاؐ

میزبان جس کا تھا اللہ سبحان اللہ
وہی مہمانِ مکرم ہے ہمارا آقاؐ

جس کی اِک جنبش لب سے یہ جہاں جی اٹھا
فخرِ عیسٰیؑ ابنِ مریمؑ ہے ہمارا آقاؐ

انبیاء منبع ارشاد ہیں لیکن سب کا
بے شبہ قائد اعظم ہے ہمارا آقاؐ

کوئی گزرے سرحد ادراک سے آگے توبہ!
اک فقط ذات مسلم ہے ہمارا آقاؐ

حشر کے دن بول اُٹھیں گے تمامی مُرسل
ہم نہیں شافع اعظم ہے ہمارا آقاؐ

گردشِ دہر سے مایوس نہ ہو اے عاصمؔ
مُونس و رحمت عالم ہے ہمارا آقاؐ

بشکریہ ماہنامہ التبلیغ، جلد ۱۵ شمارہ: ۲، فروری ۱۹۷۷ء

خوش آمدید! ماہ نو

پھر بہار آئی ہوا پھر نغمہ زن قلبِ خریں
پھر پیامِ عید لائے عرش سے رُوح الامین

مژدہ جان بخش لے کر ماہ نو پھر آگیا
جنتِ ارضی پر پھر نُور الٰہی چھا گیا

شادیانے بج رہے ہیں گُنبدِ افلاک پر
سایہ گُستر رحمتِ باری ہوئی آفاق پر

ساری مخلوقِ خدا شادان ہے مسرور ہے
ذرہ ذرہ خاکداں کا آج رشکِ طور ہے

گُلستان زندگی میں موجہ فصلِ بہار
رقص کرتی پھر رہی ہے، جا بجا دیوانہ وار

ہجر کے ماتوں کو آیا پھر پیام زندگی
مُضطرب قلب و جگر کو پھر ملی آسودگی

ہاں! ربیع الاول آیا نُور برساتا ہوا
عاشقانِ شاہؐ کے جذبات گرماتا ہوا

وصل محبوب خدا کا شوق بے پایاں لئے
محفلِ میلاد میں جائینگے نقدِ جاں لئے

مدتوں کی ماند آنکھیں روشنی پائینگے اب
سب امیدیں سوختہ جانوں کی برآئینگے اب

اے ہلالِ عہدِ آدم اے مہِ گیتی فروز
نوحِ انسان ہے اسیرِ ظلمتِ عصیاں ہنوز

اس کو خورشید رسالت کا کائی پیغام دے
زندگی جس سے سنور جائے وہی اک جام دے

بشکریہ ماہنامہ الاعتقاد سرینگر، جلد: ۳ شمارہ ۱۲۔۱،
دسمبر و جنوری ۱۹۸۱۔۱۹۸۰ء

بدربار سید فرید الدین بغدادی کشتواڑی

فرید ملت و حمید امت پیامِ حق ہے پیام تیرا
بڑی مقدس ہے ذات تیری بہت بلند ہے مقام تیرا

دیارِ غوث الوریٰ سے لیکر ہماری اس پاک سرزمین تک
نگر نگر تیرے آستانے جگہ جگہ فیض عام تیرا

ہدایتوں کے چراغ تم نے یہاں جلائے وہاں جلائے
خوشا یہ تبلیغ عام تیری زہے یہ حسن کلام تیرا

نہیں ہے موقوف والئے سندھ و حاکم کشتواڑ پر ہی
''شہہ جہاں'' شاہ ہند بھی تو بنا تھا دل سے غلام تیرا

صدائے حق سے تیری جو گونجے یہ کوہ وصحرا تو میرے شاہ
ہراک جن و بشر نے بڑھ کرادا کیا احترام تیرا

تیرا ہی نقشِ قدم بنا ہے دلیل راہِ حق کے قافلوں کا
رہیگا تاحشر قائم شہا یہ نقشِ دوام تیرا

یہ رشکِ فردوس وادیٔ گل ہو اپنی قسمت پہ کیوں نہ نازاں
چمن چمن میں ہے تیری نگہت روش روش پر ہے گام تیرا

تیرا یہ میخانہ حجازی جو تین سو سال سے ہے جاری
لٹا رہا ہے شرابِ عرفان کہ محو گردش ہے جام تیرا

وہ دیکھ عشاق آر ہے ہیں عقیدتوں کا خراج لے کر
نظر نظر میں تیری مروّت نفس نفس میں ہے نام تیرا

جو کوئی بھی تیرے در پہ آیا یہیں کا ہو کر وہ رہ گیا ہے
بڑی ہی عالی ہے شان تیری بہت ہی دلکش ہے نام تیرا

بُھلا سکے کیسے تیرا احسان وہ محرِ گُسار صفا کہ جس نے
لیا ہے درس حیات تجھ سے پیا ہے الفت کا جام تیرا

ہے فیض تیری نظر کا ورنہ فقیر عاؔصم تو بے ہنر ہے
سنا ہے شاہا! کہ ناقصوں کو نواز نا ہی ہے کام تیرا

بشکریہ ہفت روزہ سرینگر، بحوالہ: تبلیغ الاسلام، جلد ۴، شمارہ ۶، جون ۱۹۸۷ء، مدیر اعلیٰ: اندرابی صاحب

نذرانہ عقیدت بحضور سید فرید الدین کشتوڑی

سرزمین کشتواڑ اے خط جنت نشان
چومتا ہے تیری پیشانی کو جھک کر آسمان

منبع برکات ہے تو مطلع انوار ہے
تجھ میں آسودہ فرید ملّت احرار ہے

مَولدِ اسرار ہے تو مدفن اخیار ہے
تو سراپا نور ہے اور مرکزِ انوار ہے

تیرے صبح و شام کی رنگینیاں رعنائیاں
جن میں پوشیدہ تیری عظموں کی داستان

کھیت تیرے دلرُبا دلکش ہیں تیرے کو ہسار
زعفران زاروں میں تیرے رقص کرتی ہے بہار

یہ تو بتلا آج تو کیوں اس قدر مسرور ہے
ذرہ ذرہ تیرے چوگاں کا شرارِ طور ہے

شاعرِ رنگین نوا اے بلبلِ بُستانِ حق
دیکھ کیسا ہو رہا ہے آج یاں فیضانِ حق

ہاں بتقریب سعید عُرسِ شاہ نامدار
جوق در جوق آرہے ہیں اہل حق دیوانہ وار

ذکرِحق سے گونجتے ہیں یاں کے سب دیوار و در
اہل ایمان کے لیے یہ خاک ہے کحل البصر

یہ ہجوم عاشقاں یہ اجتماع زائرین
ہے طلب گار نگاہِ رحمتہ للعالمینؐ

اس کے فرزند گرامی کی زیارت کے لیے
خوش نصیب آئے ہیں اظہار عقیدت کیلئے

اولیاء کے مقبرے ہیں مہبط انوار حق
مَصدرِ لطف الٰہی مخزن اسرارِ حق

رات دن ہوتا ہے یاں ذکر خدا ذکر رسولؐ
اپنے بندوں کی دعائیں کرتا ہے ہولیٰ قبول

شاہ فرید الدینؒ اک تحریک حق کا نام ہے
مردِ حق فرد فرید ملّت اسلام ہے

اس دیار دوُر افتادہ کی خدمت کے لیے
حق نے بھیجا تھا اسے دین اشاعت کے لیئے

اس کا مرقد آج بھی مرکزِ اخیارِ دین
اس کے ذرے میں پوشیدہ ہیں اسرار دین

آو! انوار الٰہی کا نزول عام ہے
ساتھیو لوٹو سخی کا آج اذنِ عام ہے

ماہنامہ تبلیغ الاسلام، جون ۱۹۸۷ء

شہرِ دلبر کی معطر خاک کی باتیں کریں

عاشقو! آؤ رسولِ پاک کی باتیں کریں
جانِ عالم، شاہِ ارسلناک کی باتیں کریں

باعثِ تخلیق عالم جسکی ذاتِ پاک ہے
اُس حبیبِ حق شِہ لولاک کی باتیں کریں

جس نے بخشا آدمی کو آدمیت کا شعور
اُس محیط حکمت و ادراک کی باتیں کریں

جس کی آمد موت کا پیغام تھا طاغوت کو
داعی حق اُس شہہ بے باک کی باتیں کریں

اے اسیرِ بندِ عصیاں اے رہین روز گار
کب تلک اولاد کی املاک کی باتیں کریں

اپنے ایمان کو جِلا دیں مصطفیٰؐ کے ذکر سے
آل و اصحابِ شہہ لولاک کی باتیں کریں

بیٹھتے اٹھتے رسول اللہ ﷺ کی ہر چیز کی
تسمۂ پا پوش کی پوشاک کی باتیں کریں

سرمۂ اہل نظر ہے کحل ارباب بصر
شہر دلبر کی معطر خاک کی باتیں کریں

ان کے پیارے دیس کی ہر شے کی ہر انداز کی
کوہ وصحرا کی خس و خاشاک کی باتیں کریں

ہجر کے مارو! چلو ہم اپنے آقا کے حضور ﷺ
سینۂ بریاں ، دل صدچاک کی باتیں کریں

وادیٔ بطحا کو جائیں سر کے بل اے دوستو!
آہِ سوزاں، دیدۂ نمناک کی باتیں کریں

بشکریہ، ماہنامہ المصباح، جلد: ۷، شمارہ ۷۔ اکتوبر ۲۰۰۸

سوتا ہے

دنیا کو جگا یا تھا جس نے وہ مرد مسلمان سوتا ہے
ملت ہے شکار جورِ فلک ملت کا نگہبان سوتا ہے
آواز سے جسکی مغرب کے ماحول پہ طاری لرزہ تھا
مشرق کی سُہانی وادی میں وہ شیر نیستاں سوتا ہے
شمشیر بدست و خنجر بکف و ایمان بدل جو رہتا تھا
وہ حق کا سپاہی روح عمل اب بے سروسامان سوتا ہے
تہذیب وخرد کی محفل میں فانوس جلائے تھے جس نے
وہ فکرونظر کی دنیا میں حیران و پریشان سو تا ہے
بوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ کے نام پہ جو کٹ مرتا تھا
وہ پیکر صدق و عدل وحیا وہ اشجع ددواں سوتا ہے
بھٹکے ہوئے انسان کو جس نے منزل کا نشان بتلا یا تھا
آغوش میں باطل کی جا کر وہ حق سے گریزاں ہوتا ہے
تاریک فضائے عالم کو پُر نور بنایا تھا جس نے
الحاد کی کالی بدلی میں وہ مہر درخشاں سوتا ہے
جو عزم و یقین کا پیکر تھا اور علم وعمل کا متوالا
عبرت کا مقام ہے اے عاصم وہ حامل قرآن سوتا ہے

10-06-1972 بحوالہ: زاتی ڈائری، مملوکہ نسیمہ اندرابی پاکستان

نعت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صاحب تاج ہے شاہِ معراج ہے
مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سارے نبیوں کا سرتاج ہے

رہبر گمرہاں، رحمتِ دو جہاں
جس طرح کل وہ تھا اُس طرح آج ہے

ناصِر مومناں کاسرِ کافراں
جیسا وہ کل کو تھا ویسا ہی آج ہے

دینے والا خُدا اور قاسم ہے وہ
ہر کوئی کملی والے کا محتاج ہے

نائب حق وہ تھے تائب حق ہیں وہ
فرش سے عرش تک اُن ہی کا راج ہے

کون ہے؟ ہمسری کا جو دعویٰ کرے
سارے عالم کا تُو دُرُ التّاج ہے

راندۂ حق وہ ہے راندہ خلق بھی
تیری سرکار سے جس کو اِخراج ہے

ناؤ گرداب میں آئی اُمت کی ہے
گھُپ اندھیرا ہے اور زورِا معراج ہے

مُونس و یاور دُور افتادگاں!
تیرے ہاتھوں میں امت کی اب لاج ہے

ظُلمت قبر کا خوف عاؔصم ہے کیا
میرا آقا وہاں شمع و ھاج ہے

چشم مازاغ سے دیکھ آقا ذرا
ساری دُنیا نگاہوں کی محتاج ہے

تجھ کو دیکھوں اگر عالم خواب میں
تیرے رب کی قسم میری معراج ہے

کوئے جاناں ہے عاؔصم چلو سر کے بل
خاک اِس کُوکی سر کا میرے تاج ہے

22-09-1973، بشکریہ نسیمہ اندرابی پاکستان

فریادِ مُسلم بدرگاہ رُبّ العزت جل شانہ

بڑی اُمید سے آیا ہوں تیرے در پہ اے ساقی
اُٹھائے پھر رہا ہوں بارِ عصیاں سر پہ اے ساقی

مُجھے دورِ سعادت اپنا جب بھی یاد آتا ہے
جگر صد پارہ ہوتا ہے کلیجہ مُنہ کو آتا ہے

وہ دن جب آدمیت نے تیرے در پہ دُہائی دی
سِسکی جاں بلب انسانیت نے انگڑائی لی

مرے مولا تیرا بحرِ کرم جب جوش میں آیا
تو تیرا رحمتہ للعالمینؐ تشریف لے آیا

اُسی کی رحمتوں کا برکتوں کا ماحصل میں تھا
مرا سکّہ رواں بحر و بر و دشت و جبل میں تھا

مرے آنے سے کچھ اِس طرح گلشن میں بہار آئی
کہ گویا میں ہی تھا اِس خاکداں کی عِلت غائی

مرے آنے سے رونق مٹ گئی بزمِ شیاطیں کی
مٹادی میں نے یکسر قوت باطل سلاطین کی

بہت جلدی مگر پلٹا مری قسمت نے جب کھایا
تو شیطان لعین نے چپکے چپکے مجھ کو بہکایا

تیرے احکام کو توڑا تیرے قرآن کو چھوڑا
مرے مولا تیرے محبوب کے فرماں کو چھوڑا

میں تُجھ سے کیا پھرا ہوں پھر گیا مجھ سے زمانہ ہے
تڑپتی بجلیوں ی زد میں مرا آشیانہ ہے

ترے فرمان کے آگے کبھی جو سر جھکاتے تھے
میری ذرہ نوازی کے بہر دم گیت گاتے تھے

اُن ہی گرگانِ خُون آشام کا مسلم نوالا ہے
اُن ہی کی جیت ہے ہر سو اُن ہی کا بول بالا ہے

شفیع المذنبین کا واسط یا رب کرم فرما
برائے عزت دین مُبین یا رب کرم فرما
مئے توحید سے بھرپور پھر اک جام دے ساقی
گنہگاروں کو بخشش کی نویدعالم ساقی

دکھا دے پھر جہاں کو معجزہ اقدارِ ایمان کا
بدل جائے نظامِ زندگی پھر نوعِ انسان کا

بحوالہ نغمات عاصم

سب سے برتر ہے سب سے اعلیٰ ہے

تو ہی محبوب حق تعالیٰ ہے
ہر جگہ تیرا بول بالا ہے

چاند سورج میں جو اُجالا ہے
پرتوِ حُسن ذاتِ والا ہے

الست نے جب تیری دہائی دی
تو نے پیارے اُسے سنبھالا ہے

نسل آدم ہی پر ہے کیا موقوف
کل جہانوں کا تُو اُجالا ہے

تجھ سے زینت ہے نجوم امکاں کی
روشنی تیری زیر و بالا ہے

کون ہے؟ بھوک پیاس خود سہہ کر
بھوکوں پیاسوں کو جس نے پالا ہے

ظلمتوں کے عمیق غاروں سے
آپ ہی نے ہمیں نکالا ہے

ابن آدم کا یہ عروج و صعود
شب اسریٰ کا اک حوالہ ہے

گردو پیش اس طرح صحابہ ہیں
چاند کے گرد جیسے ہالہ ہے

داغِ عشق نبیؐ کو اے عاصمؔ
مدتوں سے جگر میں پالا ہے

ماہ صیام

رحمتوں کا پیام آیا ہے
یعنی ماہِ صیام آیا ہے
اس کے لیل و نہار کیا کہنے
موسمِ فیض عالم آیا ہے
روزہ داروں کو جاں سپاروں کو
مغفرت کا پیام آیا ہے
مطلع زیست پر قرآن حکیم
بن کے ماہِ تمام آیا ہے
جس سے روشن ہو تیرگی دل کی
وہ الٰہی نظام آیا ہے
پھر مساوات کا ہو چرچا
پھر نظامِ سلامہ آیا ہے
مومنوں کے لئے پےَ افطار
حوضِ کوثر سے جام آیا ہے
آؤ عید کہن کو تازہ کریں
دور صوم و قیام آیا ہے

مطبوعہ روزنامہ ازان، سرینگر 06-10-1973

نذرانہ عقیدت بحضور امام الائمہ سراج الامتہ امام اعظم ابو حنیفہؒ

سراجِ اُمت فقیہِ ملّت امام اعظم ابوحنیفہؓ
نقیب وحدت، عدُوّ فرقت امام اعظم ابوحنیفہؓ

سپہر ہستی کے مہر تا باں، زمین پہ مینارِ نور یزداں
رموز دانِ کتاب و سُنت، امام اعظم ابوحنیفہؓ

وہ ناز پر وردہ صحابہ ، وہ علم و عرفان کا اک دو آبہ
ادا شناسِ رسولِ رحمت ، امام اعظم ابوحنیفہؓ

وہ حق نے جس کا بنایا سینہ، علوم اسلام کا خزینہ
بہائے جس نے بحُورِ حکمت، امام اعظم ابوحنیفہؓ

ہمیشہ کرتی رہیگی ناز جسکی، آگہی پر خود آگہی بھی
شعور جسکا سراپا رحمت، امام اعظم ابوحنیفہؓ

خدا نے ادراک جس کو بخشا تھا ،حکمتِ شرع جاننے کا
وہ نکتہ رس ماہرِ شریعت امام اعظم ابوحنیفہؓ

جہالتوں کی اندھیریوں میں، جولوگ اب تک بھٹک رہے ہیں
کہاں وہ سمجھیں گے تیری عظمت، امام اعظم ابوحنیفہؓ

شبوں کو اپنی ریاضتوں سے بنایا رشک نہار جس نے
وہ مرکز حلقۂ طریقت، امام اعظم ابوحنیفہؓ

مقام تیرا بہت بلند ہے ، حدود فکر و نظر سے آگے
وجود تیرا خدا کی آیت امامہ اعظم ابوحنیفہؓ

بسا ہے دل میں خیال تیرا، نظر نظر میں جمال تیرا
رچی ہے رگ رگ میں تیری الفت امام اعظم ابوحنیفہؓ

کھڑے ہیں عشاق تیرے در پر، عقیدتوں کا خراج لیکر
نواز اُن کو بنظر شفقت، امام اعظم ابوحنیفہؓ

ہے عاصمؔ خستہ دل بھی مشاہا! بجان و دِل اک غلام تیرا
عطا ہو اُسکو بقا کی دولت امام اعظم ابوحنیفہؓ

نوٹ: ۳ شعبان، مطابق ۱۹۸۱ یوم امام اعظم کے موقع پر حنفیہ عربی کالج کے اجتماع میں سنائی گئی اور اخبار حنفی میں شائع ہوئی۔ حیات۔

محفل میلا دمقدس

آقائے نامدار کا ذکر جمیل ہے
بزمِ سعید رحمتِ رب جلیل ہے

تنہا زمین پر ہوتا نہیں اِس کا اِنعقاد
عرشِ مجید پر بھی اِسی کی مثیل ہے

ذکرِ حبیبؐ کم نہیں وصل حبیبؐ سے
یہ عاشقانِ شاہ کا قولِ جمیل ہے

آرام جان ہے راحتِ قلب حزین ہے
درمانِ دردعشق شفاء علیل ہے

وہ جانِ عالمین ہے وہ آقائے کائنات
اُسکی رضا رضاء خدا کی دلیل ہے

وردِ زبان رہا ہے انبیاء کو اُس کا نامؐ
یہ وردِ شفاعتِ اُمم کا کفیل ہے[1]

ذکرِ حبیب پاکؐ کو بدعت کرے شمار
ایسا بھی کوئی راندہ رب جلیل ہے

عاؔصم بکار مجلس میلادِ احمدؐ
دن رات منہمک رہیں پھر بھی قلیل ہے

21 رجب 1394 مونگہامہ پلوامہ کشمیر

[1]: یہ نام ہی نجات کا امّ کفیل ہے

ظہورِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رحمۃً للعالمین کس کا خطاب؟
کس کو حق نے کی عطا اُم الکتاب

کس کی ہے ذاتِ گرامی بے مثال
کس کی سیرت کس کی صورت لاجواب

نقطۂ آغازِ شانِ کُن ہے کون؟
ختم کس پر ہے رسالت کی کتاب

کِس کے حُسنِ لم یزل کے سامنے
سرنگوں ہیں آفتاب و ماہتاب

کس نے اپنی سیرت بے داغ سے
آدمیت کی بڑھائی آب و تاب

کس کے دم سے رشکِ گلزار ارم
بن گئی پھر مادرِ ریگ و سیراب

جی اٹھا کس کے دمِ جان بخش سے
یہ جہاں مُردہ و ظلمت مآب

کِس ضیاء نور سے روشن ہوا
جادۂ صدق و صفا عدل و صواب

کس کے مرکب کی شبِ معراج میں
تھام لی جبرئیل نے بڑھ کر رکاب

محمدؐ ہیں کہ جن کی ذات سے
زندگی کو پھر مِلا حُسن و شباب

مٹ گئی ظلمت کے سائے سر بسر
مطلع گیتی پہ ابھرا آفتاب

سارے عالم میں منادی ہوگئی
نوعِ انسان کو ملی تعبیر خواب

وہ مہہ کامل ہوا جلوہ فگن
جس کی تابانی نے توڑے سب حجاب

جس کے اک پرتو سے ذرے بن گئے
رشکِ خورشید و نجوم و ماہتاب

آدمیت کے لئے جس کا ظہور
بن گیا وجہ تفاخر فتحِ یاب

مدح اس کی کیا کرے کوئی بشر
جس کے وصفوں میں ہوئی نازل کتاب

ورفعنا لک ذکرک سے عیاں
ہے تصور سے پرے ان کی جناب

اُن کی طاعت ہی کا یہ اعجاز ہے
عشق کو معشوق کا آیا خطاب

تو مرے محبوبؐ کا دیوانہ بن
پھر نہ ہوگا تجھ میں مجھ میں یہ حجاب[1]

تو بنے گا میرا محبوب و عزیز
میں نظر آو نگا تجھ کو بے نقاب

آؤ عاصم اسکی الفت میں مٹیں
جو پناہ دے گا ہمیں روزِ حساب

---

[1]: اِن کنتم تحبون اللہ فاتبعوا یحببکُم اللہ (القران)

اپنے ابا کی یاد میں

بزم ہستی کی ہر اک شے گوش بر آواز ہے
زندگی کیا ہے عزیزو موت کا آغاز ہے

جو بھی آتا ہے یہاں آتا ہے جانے کے لئے
چند روزہ زندگی کے دُکھ اُٹھانے کے لئے

خندہ ہرگل میں یاں ، آہ و بکاُ پوشیدہ ہے
زیست کی ہر سانس میں نقش فنا خوابیداہ ہے

آہ ! لیکن کس طرح آئے مجھے اس کا یقین
میرے ابّا! تو ہے کُنج لحد میں خلوت نشین

زندگی کی سینکڑوں راتوں کی بیداری کے بعد
نیند شاید آگئی ہے گریۂ وزاری کے بعد

تیری اِک اِک بات اور اِک اِک ادائے دل رُبا
دِل کے آئینے سے ہوسکتی نہیں ہرگز جُدا!

میری نظروں میں رہیگا اس طرح تُو جلوہ گر
آنکھ کی پُتلی میں جیسے ہوتی ہے موجِ نظر

وہ حجازی لے میں قرآن کی تلاوت کا سماں
جسکی لذت کر نہیں سکتا میں لفظوں میں بیاں

رحمتوں کی آیتوں پر جھومنا مستانہ وار
اور آیاتِ نذارت پر وہ رونا بار بار

وہ سحر خیزی تیری اور وہ تہجد کی نماز
بار گاہِ ایزدی میں وہ تیرا عجز و نیاز

"پادشا ہا جُرم مارا" کی صدائے دل نواز
وجد میں آتا تھا جس سے زندگی کا سوزو ساز

وہ تیرا ذوقِ انابت وہ ترا شوق سجود
جسکی تنویروں سے روشن تھا شبستانِ وجود

"بے گناہِ نگذشت برما" کا سرودِ جاں نواز
جسکو سُن کر اہل دل کے قلب ہوتے تھے گداز

"بردر آمد بندۂ بگر یختہ" کا انکسار
ساتھ ساتھ ہوتی تھیں آنکھیں تیری مروارید بار

کِس قدر محبوب تھا تُجھ کو یہ طرزِ عاشقی
اس سے واقف ہوگا کوئی صاحبِ عرفان ہی

از پس ورد دلائل در حضور مصطفےؐ
پیش کرنا ہدیہ تسلیم ابا! آپ کا

السلام اے رحمتہ للعالمین کا زمزمہ
جس کو سن کر وجد میں آتا تھا میرا سامعہ

میری آنکھوں سے نہ اوجھل ہوگا یہ منظر کبھی
موت سے مغلوب ہو سکتی نہیں یہ روشنی

مجھ کو قسمت نے دِئے ہیں سینکڑوں رنج والم
بچپنے سے رہ چُکا ہوں میں رہین درد و غم

آہ! لیکن تیری فرقت حشر سے کچھ کم نہیں
جس سے دل پائے تسلّی یہ تو ایسا غم نہیں

آخری لمحہ میں تیرا مجھ سے کہنا اِقتَرِب
عمر بھر جسکی کِسک سے میں رہوں گا مضطرب

آمرے دلدار کی تیری صدائے درد ناک
جسکو سُنتے ہی مرا قلب حزیں تھا چاک چاک

اٹھ کے شفقت سے رفو کر اس دل صد چاک کو
منتظر رہنے ابھی دے عالم افلاک کو

اس گلستان فنا میں ایک اللہ کے سوا
جانتا ہے میرے ابّا! کیا تھا میرا آسرا؟

اک فقط تھی ذات تیری وجہ تسکین حیات
کیا اسی کو لے گیا ہے چھین کر دستِ ممات؟

اس طرح آتا تھا مجھ کو تیری صحبت میں قرار
والدہ کی گود میں ہو جیسے طفل شیرار خوار

تیری صورت ، تیری سیرت، تیرا ہر نقشِ حیات
یُوں رہیگا میری جانِ مضطرب کے ساتھ ساتھ

لفظ کے پردے میں جیسے حُسن معنی ہے عیاں
یا ضیاءِ شمس ہے انجم کی صورت سے عیاں

موت کیا ہے اہلِ ایمان کے لئے نقلِ مکاں
قبر میں جا کر وہ پاتے ہیں حیاتِ جاوداں

"با خدا و یارسول" ہو کر تو مر سکتا نہیں[۱]
مرگ ایسی زندگی کو زیر کر سکتا نہیں

جب تلک یہ روز و شب کا سلسلہ جاری رہے
تیری تربت پر نزولِ رحمت باری ہے

جڈورہ: ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۹

۱: آخری لمحات میں آپ نے ان الفاظ کو بار بار دہرایا
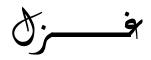
زہے قسمت مرے لب پر یہ کس مہوش کا نام آیا
کہ میرے نام گردوں سے فرشتوں کا سلام آیا

یقیناً اس میں کوئی مصلحت پوشیدہ ہے ساقی
وگرنہ کب تیری محفل میں مجھ تک دورِ جام آیا

تلوّنُ اُس بُتِ کافر تھا مایُوس کُن لیکن
مرا ذوقِ جنُوں ہرہر قدم پر میرے کام آیا

تیرے حُسنِ جَفا پیشہ نے شاید یاد فرمایا
مجھے آہ و فضانِ نیم شب کا پھر پیام آیا

جہاں اُلفت مجسم ہو کے استقبال کو آئی
رہِ مہرو وفا میں ایک ایسا بھی مقام آیا

نہ ہو مایوس اے ذوقِ و فاپیمان باقی ہے
کئی شب سے مرے خوابوں میں وہ ماہِ تمام آیا

نہ پُوچھ اِن خام کارانِ محبت کی ہوسناکی
یہ ناداں جُھک گئے سجدوں میں جب وقت قیام آیا

ابھی دارو رَسن کی آزمائش ہونے والی ہے
وہ قاتل پھر باندازِ دِگر بالائے بام آیا

وہ جس کی وضعداری پر ہمیں بھی ناز تھا عاؔصم
وہ خود بین اک ادائے دِل رُبا سے زیرِ دام آیا[1]

ماخوز سرینگر ٹائمز، مورخہ جنوری 1976، بروز اتوار، 15 محرم 1396

نوٹ: سرینگر ٹائمز کے پہلے اُردو طرحی مشاعرہ میں اندرابی صاحب مرحوم کی اس غزل نے پہلا انعام حاصل کیا۔ (حیاؔت)

[1]: اس شعر میں اندرا شیخ عبداللہ ایکارڈ 1975 کی طرف اشارہ ہے۔

نعت شریف

کشف الدّجیٰ بجمالہ
بَلَغ العلیٰ بکمالہ
صلوٰ علیہ و آلہٖ
حُسنت جمیع خصالِہ

نہ مجال تاب جمال ہی
نہ زبان حرفِ سوال ہی
مری روح تیرا خیال ہی
مری جان ہے تیرے نور سے
بلغ العلیٰ بکمالہ

تیری شان کیسے کروں بیان
کہ زبان و حرف ہیں بے زبان
یہ کرم کہ تو ہے درون دل
یہ شرف کہ تو ہے قرین جاں

کہ پہنچ سکے ترے حُسن تک
نہ گمان ہی نہ خیال ہی
بلغ العلیٰ بکمالہ

تیرا نام احمد مجتبیٰؐ
تیری ذات خاتم الانبیاء
تو جوازِ روز الست ہے
تو رسول و رحمت دوسرا
میں غریب و عاجز بے نوا
کہ مرا ہے دست سوال ہی
بَلَغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حُسنت جمیع خصالِہ
صلوا علیہ و آلہٖ

مرا عشق تیرا جلال ہی
مرا حسن تیرا جمال ہی
مری زیست تیرا وصال ہی
مجھے بس ہے تیرا خیال ہی
بلغ العلیٰ بکمالہ

تیری ذکر قاطع گمرہی
تیرا نام منزل آگہی
تو تمام ذات و صفات ہی
تیرے واسطے ہے شہنشاہی
بلغ العلیٰ بکمالہ

کبھی اس طرف بھی نگاہ ہو
مرے قلب میں تیری راہ ہو
مری شب میں جلوہ ماہ ہو
ترا سایہ مری پناہ ہو
بلغ العلیٰ بکمالہ

ماخوز
ذاتی ڈائری میں رکھی ہوا اایک پرچی پر لکھا ہوا املا ہے۔ حیات۔

نعت شریف

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے

ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو ترے در سے
اک فقط "نہیں" ہے کہ ترے لب پہ نہیں ہے

ہر اک کو میسر کہاں اس در کی غلامی
اس در کا تو دربان بھی جبریئل امیں ہے

رُکتے ہیں یہیں آکے قدم اہل نظر کے
اس کوچے سے آگے نہ زماں ہے نہ زمیں ہے

ماخوز ذاتی ڈائری، ۲۰۰۸ء

قطعۂ تاریخ ارتحال

جناب سید شمس الدین اندرابی متخلص بہ غمگینؔ رحمۃ اللہ تعالیٰ

وزِ غم آخرت شُدہ غمگین
در رہِ صدق بُود شمسُ الدین

پیرو نقشِ پائے مُحی الدینؒ
عاشق صادقِ حبیب خداؐ

کاشف معنی کتابِ مُبین
صاحبِ فکر و عارفِ کامِل

بُلبل خوش نوائے سِدرہ نشین
شاعِرے عدیلُ و نکتہ شناس

مسلکش اتباع مُجتہدین
فقرِ غیور بُود مشرب او

وقف کردہ برائے خدمتِ دین
چوں گراں مایہ مدتِ عمرش

بود از ہجرت رسولِ امینؐ
یک ھزار و چہار صدونہ دو ۱۴۱۹

کرد رحلت بسوئے خلدبرین
گشت بر یز جام عمر عزیز

ساز شیریں تو کام شمس الدین
یارب از بہر ساقی کوثرؐ

مقدش کن بدار صدق و یقین
یارب از بہر خواجہ کونین

عاؔصم دل حزین واندہ گین
ار تجالاً یگفت این تاریخ
۳۔صفرالمظفر ۱۴۱۹

یوں عرض کریں اپنے شہنشاہ کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بیٹھا ہوں دل میں شوق فراواں لئے ہوئے
محبوب حق کی دید کا ارماں لئے ہوئے

آنکھوں میں نور رحمت یزداں لیے ہوئے
سینے میں موج عشق کا طوفان لیے ہوئے

ہے آرزو کہ جائیں کبھی کوئے یار میں
خونبار چشم و قلب پریشان لیے ہوئے

اے کاش راہ طیبہ میں ہم سر کے بل چلیں
نبض تپاں و سینہ بریاں لیے ہوئے

گو پاس اپنے کچھ نہیں ہے زاد راہِ شوق
جارہے ہیں اپنی نقد جان لیے ہوئے

دربار فیض بار میں بازیاب جب
نذرانۂ حقیر نقد جاں لیے ہوئے

نعتِ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

از خجالت شرمسارم یا رسولؐ کائناتؐ
یک شبے دیدار بنما یا رسول کائناتؐ

گرچہ اندر زشتکاریہا دلیری کردہ ام
از شفاعت عفو فرما یا رسول کائناتؐ

از زبانت چوں برآمد ربّ سلم امتی
بر صراطم نیست پروا یا رسول کائناتؐ

ہر طرف سر بر کشیدہ فتنۂ آخر زماں
در پناہ خود بدہ جا یا رسولِ کائناتؐ

حق تعالیٰ ذاتِ تو بے مثل و مانند آفرید
زاں تراکس نیست ہمتا یا رسولِ کائناتؐ

ہر نفس ہر لحظہ ہر دم صد درود و صد سلام
باد دایم برتو از مایہ یا رسولِ کائناتؐ

ہیچ عاصیؔ از شفاعت گاہِ تو نومید نیست
در شفاعت گاہ فردا یا رسولِ کائناتﷺ

نوٹ: یہ نعت شریف مرحوم اندرابی صاحب نے اسی طرح اپنی ڈائری میں درج کیا ہے۔ اس نعت کے آخر میں عاصمؔ کے بجائے عاصیؔ بطور تخلص استعمال کیا گیا ہے۔

شجرۂ عالیہ سلسلہ قادریہ

یا الٰہی بہر فضلت قُرب خویشم کُن عطا
چُوں وسیلہ آورم پشت ہمہ اہل تُقا

احمد و صدیقؓ و فاروقؓ ست ہم عثمانؓ و علیؓ
حسنین خواجہ حسن شیخ عجم ز اہل وفا

حضرت داؤد طائی کرخی و شیخ سِری
پس جنید و شیخ شبلی و احد آں کانِ رضا

بو الفرح ہم بوالحسن ہم بو سعید مقتدیٰ
غوث اعظم شاہ جیلان پادشاہِ اولیاء

عبدالوہابؒ و صفیؒ الدین احمدؒ خوش گہر
شیخ مسعودؒ و علیؒ و شاہ امیرؒ پیشوا

آں محمدؒ ہم میاں سید مبارکؒ شاہ خضرؒ
میر لاہوری، حبیب اللہ پیر رہنما

اکملؒ الدین، عبدالوہابؒ و کمال الدینؒ نیز
آں جمال الدین، تاج الدین پیر با صفا

پیر برحق میر یٰسین ما منبع علم و عمل
میر احمد شاہ فدائے سُنت خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

در شباتم ہردہ دین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
دار محفوظم زوسو سہائے شیطان اے خدا

☆☆☆

تضمین برسلام رضاؔ

جس رضاؔ نے دیا ہم کو یہ ارمغان
اس کی نورانی تُربت پہ لاکھوں سلام

جانِ عاؔصم کی تجھ پہ قربان شہا
اس تمنا و الفت پہ لاکھوں سلام

قطعہ تاریخ ارتحال سید شمس الدین اندرابی غمگینؔ

در رہ صدق بُود شمس الدین   وز غمِ آخرت شُدہ غمگین
عاشق صادقِ حبیب خدا   پیروِ نقشِ پائے محی الدین

صاحب فکر و عارف کامل   کاشف معنیٰ کتابِ مُبین
شاعر بے عدیل و نکتہ شناس   بلبل خوش نوائے سِدرہ نشین

فقرِ غیور بُود مشرب او   مسلکش اِتباع مجتہدین
چوں گراں مایہ مُدّتِ عمرش   وقف کردہ برائے خدمتِ دین

یک ہزار و چہار صد و نہ دہ (۱۴۱۹)   بُود از ہجرتِ رسولِ امینؐ
گشت لبریز جام عمر عزیز   کرد رحلت بسوئے خلد برین

یا رب از بہر ساقیٔ کوثرؐ   ساز شیریں تو کام شمس الدین
یا رب از بہر خواجہ کونین   مقصدش کن بدار صدق و یقین

☆☆☆

معراج شریف دی اک عاشقانہ توجیہ

حبیب خدا مصطفےٰ بن کے آئے
وہ ختم الرسل مجتبیٰ بن کے آئے

ہزاراں رسولاں تے بنیاں نے آئے
ہدایت دے اَن گنت دیوے جلائے

مگر ظلمتاں جگ دیاں مٹ نہ سکیاں
جدوں توڑی شمسُ الضحیٰ خود نہ آئے

بڑا ود گیا فرشِ خاکی دا رتبہ
قدم جس ویلے کملی والے دے آئے

تے چمکن لگا ذرّہ ذرّہ زمین دا
ہنیرے نے ڈیرے عدم وِچ جمائے

بڑی مدتاں دے پچھے اس چمن وِچ
خدا نے مُساوات دے پھُل کھلائے

سبھی زیر دستاں نوں سُکھ چین مِلیا
غلاماں دی شاہی دے دن پھیر آئے

بدی دے محلات ڈھے گئے سارے
تے آقا نے نیکی دے ایواں سجائے

ہوئی رشکِ جنت یہ دھرتی اساڑی
فلک دی جبیں تے پسینے دی آئے

بڑی عاجزی نال ملکاں تے فلکاں
دعا منگدیاں رب اگے ہتھ اٹھائے

بلاؤ ذرا اپنے پیارے نوں مولا
اکھو عرش و کرسی تے تشریف لائے

حکم ہو یا جبریل نوں جاکے مکّے
ادب نال محبوب نوں چا بُلائے

براق اک سواری بہشتاں دی جبریل
حضور شہِ انبیائے لے کے آئے

سلام عرض کیتا نے احکام رب دے
حبیب خدا مصطفیٰ نوں سُنائے

سوار اس سواری اُتے ہو کے حضرت
بناز و ادا مسجد قُدس آئے

خدا تے سر عرش آون توں پہلاں
امام انبیا مرسلین دے بنائے

تمام انبیادی ملاقات کر کے
تو میناں دے شاہ آسماناں تے آئے

قدم بوسیاں دا شرف دیکے سب نوں
سرِ لامکاں آپ تشریف لائے

تجلی گہِ قاب قوسین دے وِچ
حبیبؐ اپنے محبوب دے تیڑے آئے

کوئی کیویں آکھے کسے نوں خبر کی
سُخن ایک دُوجے نوں کی کُج سنائے

مگرا وہ جو دسیا ہے آپوں نبی نے
میہنوں اُس ویلے امتی یاد آئے

دِتا رب نے خلعت جدوں رحمتاں دا
تے برکات ربی دے انوار چھائے

قسم رب دی راضی نہ ہو یا جدوں تک
گناہ اپنی امت دے نا بخشوائے

بڑا مہرباں رب ہے جس نے اسانوں
عطا اپنے محبوب دے کہتے سائے

بڑا بے نصیبا ہے! وہ شخص عاصمؔ
جو اس ذاتِ والا دے احساں بھلائے

دعا ہے کہ یاراں سنے میرا مولا
اُسے دے جھنڈے ہیٹھ سانوں اٹھائے

☆☆☆

قطعہ مشتملہ بر تعارف و تاریخہائے

ولادت و وفات حضرت شیخ طریقت پیر سید محمد امین اندرابیؒ

فقر را فخر بود از سرِ دین　　آنکہ نامش محمد ست و امین
زبدۂ آلِ خواجۂ بطحا　　میوۂ باغِ شیخ محی الدینؒ

در خمستاں چشتِ اہلِ بہشت　　میکشِ ساغرِ معینُ الدینؒ
نقشبند نقوش یزدانی　　پرتو سیرتِ بہاؤ الدینؒ

حامِل دعوتِ شہِ ہمدانؒ　　پیروِ اُسوۂ شہاب الدینؒ
پُور مسعودِ میر اندرابی　　وارث نسبتِ جمال الدین

یک ہزار و سہ صد و ہفدہ بود　　سنہ ہجرتِ رسول امینؐ
شد تولد ز میر احمد شاہ　　چُوں گُل لالۂ بہار آئین

بعد تحصیل علم و درس سلوک　　شدہ مامور بہرِ خدمت دین
بابہ پنجاہ سال تقریباً　　خلق را دا و جام صدق و یقین

سلسلہ را بفضل خویش خدا | بدمش داد شوکت و تمکین
بعدِ تکمیل کار ارشادی | بر گرفت راہِ وصل رب متین

یک ہزار و سہ صد و نودونُہ | بُود سالِ وصالِ آں شاہین
روز میروز پنجشنبہ بود | وز ربیعِ ودم نہم بیقین

طائرِ روح پر بداز دُنیا | در شب جمعہ گشت سدرہ نشین
بطفیل شفیع روز جزا ﷺ | مرجعش شد بخست الماویٰ

☆☆☆

قطعہ تاریخ وصال حضرت میر سید احمد شاہ اندرابیؒ

عارفِ با للہ فقیر دیدہ ور | میر احمد شاہ شہہ والا گہُر
کرد رحلت از جہاں وا حسرتا | بُود بے شک رہبرِ اہلِ نظر
از ربیع الاول بِست و پنج بود | لیلتہ الاثنین شبِ فتح و ظفر
یک ھزار و سہ صد وشعت و نہم | بُود سالِ ہجرتِ خیر البشر ﷺ
یافت از فضل الٰہی خلعتے | جنت الماوی شُد اورا مستقر

1369ھ ربیع الاول بروز شب سوموار

☆☆☆

حمد

حمدۃ اللہ حمد الشاکرین
وار جو اللہ رب العالمین

حمد سأری تس خدایس یُس چھُ رب العالمین
یَمی بنوونس داغدارِ رحمۃً للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

خالقِ کل مالک کل وحدہٗ لاشریک
سُے سزاوارِ عبادت سُے چھُ خیر الناصرین

تس منگان عاصمؔ چھُ پڑتھ کارس اندر توفیقِ حق
تس اَتھے قوت چھِ سأری سُے چھُ سلطانِ مُبین

☆☆☆

ماخوز: ایک تعارف، محمد سبحان صوفی

رحمۃً للعالمین ﷺ

کاینا تُک ماہِ تاباں رحمۃً للعالمین ﷺ
عالمن منز نُور افشاں رحمۃً للعالمین ﷺ

منبع رُشد و ہدایت مصدر نور و ضیا
ظلمتن منز مہر درخشاں رحمۃً للعالمین ﷺ

حق تعالیٰ یُمی سِندس خُلقس ونان خُلقِ عظیم
مظہر آیاتِ قرآن رحمۃً للعالمین ﷺ

اللہ اللہ یُس چھُ محبوبِ خدائے ذُوالجلال
تس ونان چھے پانہٕ رحمان رحمۃً للعالمین ﷺ

پننہٕ نٮ۪ن کیا یُس پرایَن پٹھ تہِ رحمت با خدا
راحتِ دل راحتِ جان رحمۃً للعالمین ﷺ

گلشنِ توحید کُے سُوے اکھ گلاباہ بے مثال
پوشہٕ باغن منز چھُ شۄبان رحمۃً للعالمینﷺ

سُے یتیمن ہیۄنڈ تسلیٰ بے قرارن ہۄند قرار
فاقہٕ مستن کھیاوِ ناوان رحمۃً للعالمینﷺ

روزِ محشر کوثرس پیٹھ تشنہٕ کامن بے شبہ
وحدتُک مَے چاوِ ناوان رحمۃً للعالمینﷺ

رونقِ بزم دو عالم ٲو بہار کاینات
فخرِ مَلک و جن و انسان رحمۃً للعالمینﷺ

تشنہٕ دیدار یۄد ژٕ چھُکھ تھو یقین اے عاصمؔا
لولہٕ والین پانہٕ گاراں رحمۃً للعالمینﷺ

بشکریہ سید نعمان اندرابی صاحب

ظہورقدسی مقصودکائنات

گاش پھوؔل آو ہیتھ نسیمِ سحر
بوئے عنبر فشانِ آں سرور

یُس چھُ محبوب حضرت داور
عاجزن یُس چھُ مُونس و یاور

گوڈہ کوؔر پأدِہ خالقن سُے نُور
ادِہ لوؔب عالمو وجود و ظہور

امی نورہ روشن بحکمِ خدا
گو شبستانِ عالم بالا

گو زِ تنویر نورِ ذاتِ حضور
قُدسین ہیوٚند جہان نوری نوٗر

اِو پتہٕن شاہِ مُلک نورأنی
دراو نوٚن در لباسِ انسأنی

آفتاب رسالتِ ازلی
ماہتاب نبوتِ ابدی

یلہِ سپُد بکمالِ جاہ و حشم
جلوہ فرما بمطلعِ عالم

سورُے عالم بنیاو بُقعہ نُور
رُوحِ آدم سپُد سبٹھاہ مسرؤر

آسمان و زمین بنا زُو ادا
سپُد آراستۂ بامرِ اللہ

ریگزارن تۂ خوشک ءمادانن
تاؤ دڑاو پوش پھلی بیابانن

خاکداں گو بوقتِ صبح ظہور
رشکِ فردوس و فخر جلوۂ طُور

جابجا پھلی عنایتگ گلزار
دراؤ نوّن ڈبکہِ بوّڈ نبی مختار

گو مُنادی کراں نہ بحر و بر
رشکِ صدا آفتاب نورِ سحر

صد مبارک بہ نوعِ انسانی
جشنِ میلاد نورِ یزدانی

جشن میلاد ہر طرف برپا
ہر زبان تر بشکرِ ربّ علا

آس تہِ آیہِ شوقہِ سان بصد اُمید
اَز بِلا شک چھِ مومنن بُڈ عید

عاشقو یِیو حض بشوقِ تمام
بر نبی أسی پرو درود و سلام

☆☆☆

بشکریہ ماہنامہ المصباح، جلد۸: شمارہ:۲ (فروری۲۱۰۲)

سلام بحضور امام عالی مقام علیہ السلام

السلام اے نور چشم مصطفیٰ ﷺ
السلام اے لخت جانِ مرتضیٰ

السلام اے جان جانِ فاطمہ رض
زورِ بازو امام مجتبیٰ رض

السلام اے ضیغم رب جلیل
حاصل تعبیر رو یائے خلیل ع

السلام اے مرکز پر کار عشق
السلام اے کارواں سالار عشق

السلام اے سرگروہ عاشقاں
السلام اے زینت اسلامیاں

السلام اے عارفاں راتو امام
السلام اے خسرو گردوں مقام

السلام اے راکب دوشِ نبی ﷺ
السلام اے مظہر زور علی رض

تو شہید ملت بیضا اسی
وارثِ خوئے ذبیح اللہ اسیّ

ذات تو رمزا آشنائے لا الہٰ
مبنع نور و ضیا صدق و صفا

ضربت بازوئے تو باطل شکن
شعلۂ سوزاں برائے اہر من

عزم و صبرک چھوک ڑہ بحر بیکراں
شاہکار قدرتِ رب جہاں

ڑی امین نسبت خیرا لوریٰ
تاقیامت چھوکھ ڑہ مینار ضیا

بوستانِ دین حق شد خار زار
باز آبر خواں پیامِ نو بہار

السلام اے جان من جانانِ من
السلام اے مہر تو ایمانِ من

بشکریہ: ماہنامہ المصباح، جلد ٦، شمارہ ٩، دسمبر: ٢٠٠٩ء

یُتھ ژٕ چھُکھ تیۆتھ بیٚاکھ کانٛہہ مولود چھا
عالمن منٛز بیاکھ کا نٛہہ مسعود چھا
چون سر صد افتخار بندگی
بندگی ئب چانہِ ستیٚ تا بندگی
پننہِ ایثارُک ژٕ چھُکھ پانے جواب
آفتاب آمد دلیل آفتاب
بوز اے لختِ دِل السلام بوز
بێیہِ یزیدیت گٔمژ از عام بوز
بێیہِ چھُ از ابلیس سرگرم عمل
بێیہِ وزاں ہر سو چھِ شیطأنی طبل
اقتدارس نال وول طاغوتنۍ
کترِہ مول لۆب مات کھێیہ یاقوتنۍ
بێیہِ چھُ از انصاف پامالِ جِھف
بربریت از انصاف پامالِ جِھف
خونِ انسان بێیہِ گۆمُت اَرزاں اَز

بۆیہٕ چھُ کُفرس مۆت گۆمُت انسان اَز
تریشہِ ترٛہش از بۆیہٕ کراں عرب و عجم

بۆیہٕ حسیناہ گوژھ ٹُلن پرٕزٕرچ علم
قصرِ استبداد یُس الہٕ رأوِ ہے

یُس حیاتُک تازٕہ چھوکھ بُلراوِ ہے
زندگی یُس بخشہٕ ہا نۆو آب و تاب

یُس یزیدن وقتہٕ کیٚن دیہِ ہے جواب
خونہٕ سٟتی سگہٕ ناوِ ہے دینُک چمن

تازٕ کرِ ہے اُلفتُک رسم کہن
اے امامِ حق شہید کربلا

ملتِ بیضا چھِ در رنج و بلا
بوستانِ دین حق شُد خار زار

السلام اے جانِ من جانانِ من
السلام اے مہر تو ایمانِ من

بشکریہ: ماہنامہ المصباح، جلد۶، شمارہ۹، دسمبر: ۲۰۰۹

نعت شریف

سلاما لس رسولِ نازنینس　　سلاما رحمۃً للعالمینس ﷺ

سلاما شاہِ ختم المرسلینس　　سلاما لس شفیع المذنبینس

سلاما تاجدار انبیاءٔ ہس　　سالاما مظہر نورِ الٰہس

سلاما صاحبِ خُلقِ عظیمس　　سلاما لس رؤفس لس رحیمس

سلاما لس حبیبِ ذاتِ پاکس　　چھُ یمِٔ سُنْد فیض جاری شش جہاتس

سلاما کأس یم گٹہٕ کائناتس　　سلاما یمِٔ تھزر دیوٚت مشتِ خاکس

سلاما لس امینس مہ جبینس　　چھُ یمِٔ سُنْد نور آسمانس زمینس

سلاما لس چھُ یُس نورِ الٰہی　　چھ یمِٔ سٕنز عالمین پادشاہی

سلاما لس یمس پنٕہٕ نیو عزیزو　　وتن کٔنڈ تراوِ مشرک بدتمیزو

سلاما لس شہس یَم بے شعورَن　　کنڈٕ ہن عِوضا أنی گُل پشہٕ راوہلمن

سلاما عطر ساماں خونہٕ جویَن　　تِمن زخمی گوڈن پُرنور کھورن

سلاما بدر کیٚن رنگین نظارن　　سلاما اُحد کیٚن خونین بہارن

سلاما مختہٕ پھٕلی دندانِ پاکن　　سلاما نورِ وٕہن خونبار پراژن

سلاما نالہٕ مُتی کٔر یمِٔ غلامن　　مُروت بأگرن خاصن تہٕ عامن

سلاما تاج دیُت یمٚ خرقہٕ پوشن — اسیرن تے یتیمن سخت کوشن
سلاما تس چھُ یُس قاسم خزانن — کٔرِم یمٚ سُنٛد زمینن آسمانن
سلاما کنہِ گنجہ یم شکم پاکس — سلاما سال یمٚ کوٚر فقر و فاقس
سلاما تس چھُ یُس عاشق نمازن — سلاما یَس ورم کھوٚت پایہ نازن
سلاما دایمی بیدار چشمن — أچھر والن تہٕ بیٚہِ ما زاغ نظرن
سلاما ابر وُے عالی نشانس — دہانِ وعظ خوانس دُرفشانس
سلاما والضحیٰ رویس تہٕ خویس — درودا عنبریں واللیل مویس
سلاما شاہد یکتا جمالس — انیس خاطرِ استغنٲہِ حالس
سلاما جان حال جان بہارس — سلاما پھٹہٕ ٹٕتس دِلکس قرارس
سلاما بے کسن ہٕندس کفیلس — سلاما بے سرن ہٕندس وسیلس
سلاما چارہٕ بے چار گانس — سلاما مایہِ بے مایگانس
سلاما تس تہٕ تٔہندٮ۪ن آلِ پاکن — صحابن اہلِ بیتن ذُریاتن
سلاما خاص تِہنٛدِس یارِ غارس — ابوبکرس عمر شب زندٕ دارس
سلاما صاحبِ حِلم و حیاء عثمانس — سلاما مرتضٰی شیرِ الٰہس
سلاما تس تہٕ تِہندٮ۪ن نورِ چشمن — شہیدانِ وفا ریحان پوشن
سلاما صبر کِس کوہِ گرانس — جنابِ فاطس قرآن دہانس
سلاما اُمہاتُ المومنین — شہیدن غأزین کُل صالحین
شہنشاہا شفاعت دستگاہا — کریما ہادیا اُمت پناہا!
سلامن سانہِ نٕے تھو گوش للہ — چھِ أسی مدہوش اسہِ اَن ہوش للہ

چھُ عاصم زُلف پیچا ئک اسیرا اسیرا چانہِ دربارُک فقیرا
نہ چھُس علما نہ چھُس اعمالِ کامل تہی دامن تہی کیہ تہی دِل
سبٹھاہ گوٚمُت پریشان حالِ آقا چھُ فرمِت لَس پٔنُن اعمال آقا
بہٕ ترووُس ساروٕے پنہٕ نیو پرایو عزیزو دوستو حتیٰ کہ بھایو
مگر چھُم چانہِ بجرُک بوٚڈ یقینا بِلا شک چھُکھ شفیعُ المذنبینا
نظرِ چانے چھُ تقدیرُک اِشارا مےٚ ما چھُم تمہِ روٗس بیٚیہِ کانٛہہ سہارا
گرفتم در راہِ غُربت پایمالم پریشاں خاطر و آشفتہ حالم
نمے بینم بجُز تو خیر خواہے نگاہے یا رسول اللہ نگاہے
اگر چہ غرقِ دریائے گناہم ولیکن راجیِ فضلِ الٰہم
کہ دارم چوں تو مُشفق عذر خواہے نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

☆☆☆

هدیہ نعت بتقریب میلادمقدس

ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

اے شہنشاہ گدا پرور مَہ کُن کر اکھ نظر
چھترِ نظر رحمتت سُہ روئے جہانِ بحر و بر

یاد چھُم یلہِ مَل ہیوٚاں انسانۍ انسان اوس
یاد چھُم یلہِ خصلتو ٖکن بدتر از حیوان اوس

یاد چھُم بے جان پوٚتلین ہنٛز خدائی یاد چھم
زندہ مدفون دخترن ہنز بے گناہی یاد چھم

عربین ہُند فخر بے جا عجمین ہُنٛد کبر و ناز
اَمہِ سوا بێیہِ اوس کیا بزمِ حیاتُک سوز و ساز

زندہ کورٕن دفن کرنۍ روسیاہی یاد چھم
کُل جہانس ظُلمتو ولُمُت ژوپآری نال اوس

گمراہی ارزاں تہٕ حق گوٚمت سۭٹھاہ پامال اوس
اَتھِ جہانِ ظُلمتس منز مہر عالمتاب آکھ

منبع نور و ضیا رشکِ خورد ماہتاب آکھ
چانہ تشریف آوری ستۍ کائناتس گاش آو
ظلمتس پرٕ فٹ تہ نورانس بہر جا واش دراو

آدمیت زندِ گئے ؤسی پیہ تمامی شیطنت
پاش پاش سپدیٖیہِ ابلیسِ لعینن سلطنت

خاک سار و تاج لب نمرود گئے زیر و زبر
بُت پرستی ختم گئے توحید سپدیو جلوہِ گر

باعثِ ایجاد عالم صاحب لولاک ژی
مظہر انوار باری شاہِ ارسلناک ژی

کُس سناٰ ووت ہر مکانس لامکانس ژٚے سِوا
حکمرآئنی کُمی سنا کُر این و آنس ژٚے سِوا

ژٚے امام المرسلین ژٚے خاتِم پیغمبراں
پانہِ ذات لایزآلی چانہِ حُسنکُ مدح خواں

دلنوآزی اشک شوئ عفو بخشش عاو چآئز
کُس اکھا چھُے یَم نہِ چآمِتو زندگی منٔز جام چآئز

پانہِ فرماواں خدا چھُے رحمۃً للعالمین
بٚییہِ تہِ چھا کانٛہہ ناو لیس پیۆمُت شفیع المذنبین

بۆ ڈ گنہگارا، خطاکار، سیاہ اعمال چھُس
نفسِ امارن بہِ آقا کۆرمُت پامال چھُس

یک نظر بر حالِ زار عاصمؔ بے چارہ کُن
چارہ حالِ تباہ ایں دل آوارہ کُن

بحوالہ نغمات عاصمؔ

ذکرولادت کے فوراً بعد پڑھی جانے والی

نعت شریف

شُکر للّٰہ نو بہارا آو　　عاشقن وصلۂ کُے قرارا آو
عیدِ میلادِ سرور عالم　　عالمن مژدہ بہارا آو

کائنالتس سپُد ئوی پیراو　　کُس سنا شاہِ باوقارا آو
بر فلک چھِی ونان مَلک باہم　　لا مکانُک سُہ شہوارا آو

عرشۂ کُرسی تہِ اَسی چشمِ براہ　　حاَصل صبر و انتظارا آو
مصدرِ جود و مخزنِ عرفان　　مظہرِ نوٗر کردگارا آو

بزمِ کونین کُے سُہ بدرِ منیر　　شمسِ تاباں عالمۂ آرا آو
مُنکرن کیوٚت نذیرِ ربّانی　　مومِنن کیوٚت سُہ بوٚڈ حصارا آو

گلشن زندگی سپُد شاداب　　سگ دِواں پانۂ گلعذارا آو
گٹۂ ژٔج عالَمس سپُن نوراں　　منبعِ نُور اکھ مِنارا آو

ظلمتن چاک کَر پئُن جامہٖ والضحیٰ روئے نور بارا آو
گو معطر فضائے ارض و سما صاحبِ زلف مشکبارا آو

اہلِ ایمانہٖ نے مبارکباد ہیتھ سُہ برکات بے شمارا آو
اُب غلامو تہٖ دولتِ شاہی یام آقائے نام دارا آو

بے کسن ہیۆند وسیلہٖ دارٕن غمزدن ہیۆند سُہ غمگسارا آو
عاصمؔ خستہٖ دِل ژٕ غم مشراو فضل و کرمُک خزانہٖ دارا آو

آو سُہ یَس وناں رؤف و رحیم عاشقو تھوٚد وٕتھِو کَرِو تعظیم
لولہٖ سان اُسی پرٕو صلواۃ و سلام پانہٖ بوزان چھ از رسولِ انامؐ

☆☆☆

نعت شریف

زِ مہجوری برآمد جانِ عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
فراقن چأنی کوٚر بے جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

بِلا شک چھکھ ژٕ رحمت عالمینن ہیٚوٕ خبراہ عٔلیلن تہٕ ذلیلن
ٹُلیوٕ اے لالہِ سینائے ہستی نقابِ از چہرہ زیبائے ہستی

نظر اَز چشم ما زاغ البصر تراو محبن عاشقن جلوٕہ پٔنُن ہاو
ٹُلیوٕ حض تھوٚد زِ سر بُردِ یمانی چھُ چونٔے روئے مہر زندگأنی

کٔریوٕ روشن شبِ تاریک آدم دِیوٕ دیدار مُشکاوُن عالم
بہٕ بر کر تو لباس مصطفأیی بہٕ سرٕ دستارِ لولاک لمایی

آویزان زلفِ عنبر بیز ترأوِو قدِ نازک بعالم جلوہ ہأوِو
یَمن سانٛبن زُوَن پاپوش کرتو رگن تسمہٕ تہٕ جسمن اوش کرتو

أچھن ہیوٚ ند گاش کتیو مہہ جمالو ژٕ فرشِ راہ کور ہے باکمالو
قدم کۂڈتو نبر از جائے اطہر بگردن عاشقن تھو پائے انور

کٔرِو حض دستگیری خستۂ کارن دِیو تسکین پنۂ نٔبن دِلفگارن
کوٚ چھُس بوٚڈ گنہگار و خطا کار پتھر پیوٚمُت تۂ بے یارو مددگار

مگر اے ابرِ رحمت نورِ وحدت مےٚ چھم چاۂنی غوٗلٲمی بٔڈ ضمانت
تٔمِس کیاہ غم یمِس آسکھ ژٕ یاور وندَ ے زُو جان اے محبوبِ داور

مےٚ اَز آبِ کرم سیراب کرتم بۂ رحمت دامنِ اُمید برتم
مےٚ آقا درد و سوز دِتو چو جامی وصلو کُے اکھ جام دِتو

بہ یک نظر عنایت دأد بلنم دِلُک ذٔدوَن ژلہم گلزار پھولنم
غمن دادن دوا دیدار چوٗنُے نٔوِیدِ جانفزا گفتار چوٗنُے

گرفتم زیرِ دامانت پناہے نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

☆☆☆

نوٹ: حضرت مولانا جامیؒ کی مشہور نعت کا منظوم کشمیری ترجمہ ہے۔ (حیات)

سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی سلام علیک	یا حبیب سلام علیک
یا رسول سلام علیک	صلوٰتُ اللہ علیک
اسمِ پاک چوئے محمدؐ	حامد و محمود و احمدؐ
ژی مؤیّد ژی مجد	صلوٰتُ اللہ علیک
ژی حبیب کبریا چھُکھ	ژی رسولِ دوسرا چھُکھ
شافعِ روزِ جزا چھُکھ	صلوٰتُ اللہ علیک
رحمۃً للعالمین چھُکھ	ژی شفیع المذنبین چھُکھ
صادقُ الوعد و امین چھُکھ	صلوٰتُ اللہ علیک
آفرین والشّمس رویس	سورۃ واللیل مویس
مرحبا خُلقس تۂ خویس	صلوٰتُ اللہ علیک
خستۂ دل حض آیہِ آقاؐ	اُمتی اُمت پناہا
بس چھِ چانٛی اکھ نگاہا	صلوٰتُ اللہ علیک
عاصمؔا مہ بَن ژٕ بے بس	فکر کیا چھِ لتس غولامس
دمبدم وردِ زبان لیس	صلوٰتُ اللہ علیک
یا الٰہی کر عنایت	فضل و کرم بے نہایت
بہر آں شاہ شفاعت	صلوٰتُ اللہ علیک

بحضور سراپا نور یوم نشور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

چھُکھ ژےِ شفیع المذنبینؐ — یا رحمۃً للعالمین
محبوب رب العالمین — یا رحمۃً للعالمین

اے سرورِ عالی جناب — وے حامِل اُم الکتاب
طٰہٰ لقب یٰسیں خطاب — یا رحمۃً للعالمین

لولاک شُوبان تاج چھُے — اکھ معجزہ معراج چھُے
پٹھ کائنات راج چھُے — یا رحمۃً للعالمین

دوٚن عالمن ہنٛز آش چھُکھ — میانٛین اَ چھن ہیوٚ ندگاش چھُکھ
سردار و خواجہ تاش چھُکھ — یا رحمۃً للعالمین

چھُے والضحیٰ روئے حسین — واللّیل موئے عنبریں
نون والقلم خوئے مبین — یا رحمۃً للعالمین

روئے منوّر ہاوتم — اکھ نظر رحمت تراوتم
دوٚدمُت جگر شہلاوتم — یا رحمۃً للعالمین

آغو مہربان روزتم — فریاد و افغان بوزتم
دردس مَہ درماں سوزتم — یا رحمۃً للعالمین

ڈ ڑے جانِ عالم نازنین ڈ ڑے مُونِس قلب حزیں
کھف الوریٰ نور مبین یا رحمۃً للعالمین

دادبو غمو کورہس بہٖ گیر توہہِ روس مےٚ کُس چھُم دستگیر
چھُکھ مالکِ خیرِ کثیر یا رحمۃً للعالمین

ہر جا چھ در عرب و عجم اُمت گرفتارِ اَلم
تُلِو تَو حض تھوٚد دستِ کرم یا رحمۃً للعالمین

کُرتو دُعا پیشِ خدا یُس مالکِ ارض و سما
کرِہ دور ہر رنج و بلا یا رحمۃً للعالمین

واللہ بہٖ چھُس اکھ روسیاہ باللہ مےٚ کینٛہہ چھُنہٖ زادِ راہ
جُز عشقِ محبوب خدا یا رحمۃً للعالمین

اے عاصؔم خستہٖ جگر لا تقنطوا رٹھ در نظر
تھو بر زبان شام و سحر یا رحمۃً للعالمین

یوٚ دوَے بہٖ چھُس اکھ روسیاہ چھُم پیر کامل رہنما
سرتاجِ جملہ اولیاء یا رحمۃً للعالمین

یُس چون منظورِ نظر بٔنِہ نایب والا گُر
للہ تہندُ وے پاس کر یا رحمۃً للعالمین

☆☆☆

نعت شریف

یا نبی الوریٰ سلام علیک　　سید الانبیاء سلام علیک
منبع نُور و مخزنِ اسرار　　اصل ہر مدّعا سلام علیک

مقصد خلق کاینات توہی　　رونق دوسرا سلام علیک
رحمتِ عالمین و عالمیاں　　کاثٔہہ چھا توہہِ سوا سلام علیک

تُہی شہنشاہ بحکم باری چھوٗہ　　سوُری گدا سلام علیک
فکر تو انبساط قلب حزیں　　ٔگرتو غم زدا سلام علیک

خستۂ عاشقِ گوٚمُت ز دردِ فراق　　رُوی زیبا نما سلام علیک
درد دل کس ونو ژ روٗس آقا　　کرحض مرہم عطا سلام علیک

عاصؔم از بیدلی ز پا اُفتاد　　یک نظر کُن شہا سلام علیک
الصلوٰۃ اے حبیب یزدانی　　السلام اے وجود نورانی

☆☆☆

التجا بحضور سرور کونین شہنشاہِ امت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلام اے باعثِ تخلیق عالم
سلام اے مضخر اولاد آدمؑ

غلاماہ مُو سفیدا، رُو سیاہا
برس تل آو سائیل شیئاً للہ

ژہ نی گر آسہ ہک مقصودِ بآری
نہ گڑھے حکمِ کُن فیکون جآری

نہ آسِہے کانْہہ مکانا کانْہہ زمانا
نہ آسہِ ہے کانْہہ زمینا آسمانا

نہ فکر ایں جہاں و آں جہانی
نہ ذکرِ اَرِنی نَی لَن ترانِی

ژِ کوٚرنکھ پآٖدِہ ییٚلہِ اے ذاتِ اکرم
سجاوُن چانہِ باپتھ بزمِ عالم

ژے تھونے سروری ہُند تاج برسر
بنوونکھ اولین محبوب داور

خدالیس پتہٕ چھِ چانی ذات عالی
بنوُکھ ذاتِ پاکن لا مثالی

ژٕ چھُکھ سرور بلاشک کاینا تُک
زمینُک آسمانُک شش جہاتُک

ملک جن و بشر خُدام چانی
چھِ رحمت عالمین عام چانی

چھُ چونُے نور ہرسُو پست و بالا
ونان چھُے گاشہِ آگر حق تعالیٰ

مےٚ لوسم چشمہٕ سورم زندگانی
وتن چانہٕن مسلسل وُنی دِوآنی

ژٕ یکھنا آغہ ساتھا سالہٕ سونُوی
بہٕ وندٕ ہے پائے نازن رُو پنہٕ نُے

بۂ کرہا خاکِ پایک سرمۂ چشمن
مےٗ ییۂِ ہم گاش پھولہم لولۂ گلشن

بۂ کرہے لوٗلکی گتھ شمس رویس
بۂ کرہے جان فدا والّیل مویس

بۂ کرہے عرض اے غم خوارِ اُمّت
سبٹھاہ ابتر چھو حالِ زارِ اُمت

ژٕ چھُکھ محبوبِ علام الغیوب
عطا کٔری نَے ژٕ یَم پرٛتھ کانٛہہ تہِ خوبی

کراں چھُے دم بدم آگاہ شاہا!
زِ حالِ امّت مرحوم مولا!

دِواں حض پامۂ ووٗنی کفر و ضلالت
چھِ کأژاہ خوار گٔمٕژ خیرِ اُمّت

تُلِیوِ حض تھوٚد پٔنُن دستِ کرامت
کٔرو حض باز ووٗنی باب شفاعت

ءُکریوس عرضا کہ اے رحمان مولا
ءِژ چھُتھ نا وعدءِ کوٚرمُت سَوفَ تَرضیٰ

ءِبہ آسا رأضی یلہِ زن میأنی اُمت
سراسر آسہِ در قعرِ مذلت

ءِیہ چھا ممکن کہ رد کرہ حق تعالیٰ
تُہنٛز مرضی تُہنٛد درخواست آقا

نہ حاشا ثم حاشا ثم حاشا
نہ واللہ ثم واللہ ثم واللہ

تُہنٛز مرضی چھم مطلوب الٰہی
کتاب اللہ دِوان اَتھ پٹھ گوآہی

ءُکرو وونٛی اُمتس کُن اکھ نگاہا
صبح پھولہِ رات گرٛژھ کافور شاہا

پتھر پیٚن ظلم وجودُک قصریُک دم
دوبارہ تازہ گرٛژھ بیٚیہِ روح آدمؑ

چھُو سورُے نوعِ انسان انتظارس
حبیب کبریا ۂسندس بہارس

بفضلِ حق بۂ یَمن شاہِ بطحاﷺ
بہار ییہِ عالَمس اِن شاء اللہ

☆☆☆

بہارا یہ عالمس ان شاء اللہ

بہارا نو بہارا مشکبارا بہارا دینِ اسلامُک بہارا
نظامِ عدل و انصافک بہارا بہارا یہ عالمس اِن شاء اللہ

پھولن پڑ مردہ گُمتی گُل گلستان گرژن از نغمۂ توحید بُستان
گرژھن سرسبز سأری دشت وصحرا بہارا یہ عالمس اِن شاء اللہ

پتھر پین کُفر و شرکئی قصر و ایوان حیاتِ نو لبُن مجبور اِنسان
گرژھن شادان وفرحاں پیر و برنا بہارا یہ عالمس اِن شاء اللہ

مدینک خوش یِوُن باد بہاری تمامی عالمس کرٔہ مشکبأری
رسولؐ پاکہٕ سُند گرژھِ بول بالا بہارا یہ عالمس اِن شاء اللہ

☆☆☆

تہنیت عیدِ سعید ولادتِ باسعادت خلاصۂ کائنات سرورِ دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بند اول

حبذا مرحبا تعالی اللہ جلوہ فرما سپُن رسولُ اللہؐ

سید و سرور و حبیب خدا زینت آرائے بزمِ ارض و سما

گلستانِ ارم بنیاء زمین رشکِ فردوس وادئ بطحا

ئ دونن تاؤ دراو پھیر سبزی سراسر گلستان سپُد صحرا

مسند آرائے عالمِ بالا بر زمین آو از بنازو ادا

مجلسِ ذکر و محفلِ میلاد جابجا در جہاں سپز برپا

تہنیت آؤ ہتھ بنوعِ بشر جبریل امین بامرِ الٰہ

گٹہٖ گئے دور کفر گو کافور گو مُنوّر جہاں بنورِ خدا

ہر طرف مشکبار بادِ لطیف گو منادی کران صبح و مسا

زیرِ دستن نوید آزادی ظالمن جاٗبرن پیامِ فنا

تشنہٖ کامںن بشارت عُظمیٰ آو در جوش بحرِ جُود و سخا

شادمانٔی سپز گناہ گارن نا اُمیدن نویدِ حُسن رجا

دِلفگارن تےٍ سوختےٍ جانن
مژدۂ وصلِ شاہ او ادنیٰ

باعثِ زندگانی جاوید
وجہِ تسکین جان و روحِ افزا

لولہِ والبن تےٍ عاشق زارن
صد مبارک زِ اہلِ ارض و سما

مائلکن عام کر پنٍز رحمت
بطفیلِ شفیع روزِ جزا

عاصما! از خدائے رحمانن
اسہِ وۄل خلعتِ قبولِ دُعا

شکرِ بے حد بسوئے رب کریم
یَم عطا کر یہِ نعمتِ عظمیٰ

روز و شب اِس پر درود و سلام
بر حبیبِ خدا بصدق و صفا

یا رب از بہر ساقی کوثر
جامِ حُب حبیبؐ کر تےٍ عطا

بند دوم

یمہِ جامہِ دِل بنن سراپا نور
زنگِ عصیاں یک قلم گژھِ دور

زُو لبَن طاقت و توانائی
رُوح از عشقِ حق گژھن مخمور

عشق بنہِ دستگیر عقل و خرد
قلب از نورِ حق گژھن معمور

یلہِ گژھو مستِ بادۂ عرفان
اُچھ ۄچھن جابجا جلوۂ طور

چاَنٍ احسان بے شمار و حساب
اے خدائے رحیم و ربِّ غفور

العطش العطش کراں عاشق
چاۄ از فضل خود شرابِ طہور

خستہٕ گۄمٕژ چھ اُمت مرحوم
بخش یا رب یمن حیاتک نور

مغربی فلسفک چھۄان گیہِ مَس
یمہِ ستی مسخ گیہِ عقل و شعور

مسلم از بیکسی دِوان نالہ
آغہِ میانیو بہِ چھُس سخٕتھاہ مجبور

میانٍ پرتیت چُون اُلفت اۄس
ہائے اتھ اُلفتس مےٚ ژایم ژور

نفسِ امار کیۄ پرستارو چانہِ دربار نشہِ بہِ کورہس دُور

اقتدارِکی نشن وولُکھ ییٚلہِ نال دینہِ نشہِ ڈل تہِ عقلہِ آکھ فتور

دوستن ہتی برسر پیکار دُشمنن کیۄت براں جامِ سرور

یلہِ زن چائنی عاشقانِ کرام آش رحمت بہم دگرِ بھرپور

تیغِ براں برائے دشمنِ دیں قہر بر کافران و اہل فجور

یا حبیب خدا برائے خدا اِلتجاءِ گدا کرِو منظور

تھوٚد تُلیو حض نقابِ نورآنی اُچھ وُچھن جلوہ دِل گژھن مسرۄر

روئے والشّمس ماہِ تابانی زلفِ عنبر فِشاں شبِ دیجور

سایہِ افگن چھُ ظلِ سبحآنی گئے مُشرف بہ فضلِ رحمآنی

رشکِ صد عید محفلِ میلاد دوستن مخلصن مبارک باد

☆☆☆

نعت شریف

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
وسلم علیک یا حبیب اللہ ﷺ

سرورِ سروران رسول کریم
رحمتِ دو جہاں رسول کریم ﷺ

تاجدار سرور او ادنیٰ
سایۂ لامکان رسول کریم ﷺ

باعثِ خلق آدم و عالم
مفخر انس و جان رسول کریم ﷺ

بندہ خاص حضرت باری
خاتمِ مرسلان رسول کریم ﷺ

روزِ محشر وتن تمام نبی
شافع عاصیان رسول کریم ﷺ

اظہارِ خیال

''علامہ سید محمد اشرف اندرابیؒ کو حضور نبی کریم ﷺ سے والہانہ عشق و محبت تھا۔ اس کا اظہار آپ نے اپنی تحریرات و تقاریر اور نعتیہ کلام میں جا بجا کیا ہے۔ دوران تقریر جب بھی حضرت نبی اکرم ﷺ کا ذکر جمیل آتا تھا تو مرحوم کی آنکھیں اشکبار ہوتی تھی۔

آپ نے مدارس کی تاسیس کے علاوہ قلمی خدمات بھی انجام دیئے ہیں جن میں چند کتب کے علاوہ ماہنامہ المصباح کا اجرا بھی تھا۔ آپؒ نے نثر کے ساتھ ساتھ نعت بھی لکھا ہے اور بھرپور لکھا ہے۔ اپنے نعتوں کے اس گلدستہ کا نام مرحوم نے خود ''نغماتِ عاصمؔ'' رکھا ہے۔ اس گلدستہ نعت کو ڈاکٹر تنویر حیات نے کتابی صورت میں جمع کر کے ایک تاریخی کام سرانجام دیا ہے۔ نعت کا یہ مجموعہ اردو، کشمیری اور فارسی زبان پر مشتمل ہیں۔ ''نغمات عاصم'' میں نعت کے علاوہ منقبت، قصیدہ اور نظم شامل ہیں۔ آپ کا یہ کلام عشق رسول ﷺ اور محبت اولیاء سے بھرا ہوا ہے۔ مرحوم کے کلام پر رومیؒ، سعدیؒ اور عطارؒ کا کافی گہرا اثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ آپ کا کشمیری نعتیہ کلام مسجدوں اور خانقاہوں میں بڑے شوق و ذوق سے پڑھا جاتا ہے۔ میں اپنی طرف سے سید حمید اللہ اندرابی صاحب کو اس کتاب کی اشاعت پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازیں۔ آمین''

محمد سبحان صوفی
رکن شاہِ ہمدان میموریل ٹرسٹ پانپور

نور ژٕمسُند چھُ شش جہاتس منز
آفتابِ جہاں رسول کریم ﷺ

تس پران پانہٕ چھُی درودِ خدا
صاحب عزو شان رسول کریم ﷺ

میأنی دولت چھِ بس حبیبِ خدا
میون روح میون جان رسول کریم ﷺ

فیض ژٕمسُند چھُ عالمن جأری
ہر طرف ضو فشان رسول کریم ﷺ

دین ژٕمسُنڈ کفیلِ آزأدی
شاہِ امن و امان رسول کریم ﷺ

عاصین ہیۆند سُہ أخری ماویٰ
مونس و مہرباں رسول کریم ﷺ

دمبدم چھُے دِوان صدا عاصمؔ
الامان الامان رسولِ کریم ﷺ

☆☆☆

اظہارِ خیال

''علامہ سید محمد اشرف اندرابیؒ کو حضور نبی کریم ﷺ سے والہانہ عشق و محبت تھا۔ اس کا اظہار آپ نے اپنی تحریرات و تقاریر اور نعتیہ کلام میں جا بجا کیا ہے۔ دوران تقریر جب بھی حضرت نبی اکرم ﷺ کا ذکر جمیل آتا تھا تو مرحوم کی آنکھیں اشکبار ہوتی تھی۔

آپ نے مدارس کی تاسیس کے علاوہ قلمی خدمات بھی انجام دیئے ہیں جن میں چند کتب کے علاوہ ماہنامہ المصباح کا اجرا بھی تھا۔ آپؒ نے نثر کے ساتھ ساتھ نعت بھی لکھا ہے اور بھرپور لکھا ہے۔ اپنے نعتوں کے اس گلدستہ کا نام مرحوم نے خود ''نغماتِ عاصمؔ'' رکھا ہے۔ اس گلدستہ نعت کو ڈاکٹر تنویر حیات نے کتابی صورت میں جمع کر کے ایک تاریخی کام سرانجام دیا ہے۔ نعت کا یہ مجموعہ اردو، کشمیری اور فارسی زبان پر مشتمل ہیں۔ ''نغمات عاصم'' میں نعت کے علاوہ منقبت، قصیدہ اور نظم شامل ہیں۔ آپ کا یہ کلام عشق رسول ﷺ اور محبت اولیاء سے بھرا ہوا ہے۔ مرحوم کے کلام پر رومیؒ، سعدیؒ اور عطارؒ کا کافی گہرا اثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ آپ کا کشمیری نعتیہ کلام مسجدوں اور خانقاہوں میں بڑے شوق و ذوق سے پڑھا جاتا ہے۔ میں اپنی طرف سے سید حمید اللہ اندرابی صاحب کو اس کتاب کی اشاعت پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازیں۔ آمین''

محمد سبحان صوفی

رکن شاہِ ہمدان میموریل ٹرسٹ پانپور